حیّ علی الصلوٰۃ

قرآنِ مجید، احادیثِ طیبہ، آثارِ صحابہؓ اور اقوالِ فقہاءؒ کی روشنی میں

نمازیں سُنّت کے مُطابق پڑھیے

خواتین کی نماز کے فرق کو بھی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے

حضرت شیخ الاسلام
مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ تعالیٰ

اضافہ و ترتیب
مولانا محمد منصور احمد
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

ادارۃ المقصود
0300-922 75 23

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
نماز قائم کرو اور مُشرک نہ بنو
(سورۃ الروم۔31)

قرآنِ مجید، احادیثِ طیبہ، آثارِ صحابہؓ اور اقوالِ فقہاءؒ کی روشنی میں

نمازیں سُنّت کے مُطابق پڑھیے

خواتین کی نماز کے فرق کو بھی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے

حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ تعالیٰ

اضافہ وترتیب

مولانا محمد منصور احمد
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

ادارۃ المقصود
0300-922 75 23

جملہ حقوق بحقِ ادارۃ المقصود محفوظ ہیں

نام کتاب ———— نمازیں سُنّت کے مُطابق پڑھیے
مؤلف ———— حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ تعالیٰ
مرتب ———— مولانا محمد منصور احمد
طبع ———— جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ/فروری 2018ء
ناشر ———— ادارۃ المقصود 0314-30 30 313
0300- 922 75 23
i.maqsood313@yahoo.com

ہماری مطبوعات ملنے کے پتے

☆......مکتبہ ابن مبارک، حق اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور
☆......مدرسہ بنات عائشہؓ، نزد موٹروے چوک، اسلام آباد
☆......مکتبہ مرکزی جامع مسجد اٹک شہر
☆......مکتبہ شہید اسلام دراحاطہ لال مسجد، اسلام آباد
☆......مکتبہ سید احمد شہید، الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور
☆......اسلامی کتب خانہ، گامی اڈا، ایبٹ آباد
☆......مکتبہ رحمانیہ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور
☆......مکتبہ حقانیہ، نزد جامعہ خیر المدارس، ملتان ☆......مکتبہ لدھیانوی، نیوٹاؤن، کراچی
☆......دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی ☆......مکتبہ اشرفیہ، کانسی روڈ، کوئٹہ
☆......مکتبہ حمادیہ، مدرسہ اشاعت القرآن، حضرو
☆......مکتبہ علمیہ، نزد جامعہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک ☆......دار الاخلاص، قصہ خوانی بازار، پشاور
☆......مکتبہ الاحسان، گرین مارکیٹ، چونا منڈی، بنوں
☆......مکتبہ عثمانیہ، کمال پلازہ، کوہاٹ ☆......مکتبہ نعیمیہ/صدیقیہ، پارہوتی، مردان
☆......مکتبہ صفدریہ، چوہڑ چوک، راولپنڈی ☆......مکتبہ عثمانیہ، اقبال مارکیٹ، کمیٹی چوک، راولپنڈی

فہرست

پہلی بات — 04

کلمات بابرکات — 07

نماز شروع کرنے سے پہلے — 09

نماز شروع کرتے وقت — 18

کھڑے ہونے کی حالت میں — 24

رکوع میں — 35

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت — 42

سجدے میں جاتے وقت — 45

سجدے میں — 47

دونوں سجدوں کے درمیان — 53

دوسرا سجدہ اور اس سے اٹھنا — 60

قعدے میں — 63

سلام پھیرتے وقت — 67

دعا کا طریقہ — 69

خواتین کی نماز — 71

مسجد کے چند ضروری آداب — 84

پہلی بات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام

علی سید المرسلین و علی آلہٖ وصحبہ اجمعین

نماز اسلام کا ایک عظیم فرض ہی نہیں، درِ محبوب پر حاضری کا عاشقانہ اور والہانہ عمل بھی ہے۔ ہر سلیم الفطرت انسان کا دل چاہتا ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک کے سامنے جھکے، اُس سے راز و نیاز کی باتیں کرے اور اس کے در پر اپنی عاجزی کی پونجی نچھاور کرے۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ سعادت مند لوگوں کو بغیر نماز پڑھے چین اور سکون ہی نہیں آتا۔

پھر یہ نماز بارگاہِ الٰہی میں قبول تب ہوتی ہے، جب یہ سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہو، خود بارگاہِ رسالت سے بھی اسی کی تاکید فرمائی گئی ہے:

صلّوا کمارأیتمونی أصلّی (صحیح بخاری)

(تم لوگ نماز ویسے پڑھو، جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو)

ہم میں سے بہت سے لوگ نماز تو پڑھتے ہیں لیکن اُسے مسنون طریقے پر نہ پڑھنے کی وجہ سے اور اس کے آداب کی پوری رعایت نہ کرنے کی بناء پر اُن انعامات اور انوارات سے محروم رہ جاتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نماز پر نصیب ہوتے ہیں۔

استاذ محترم حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کا مختصر رسالہ ”نماز یں سنت کے مطابق پڑھیے“ اس سلسلے میں بہت ہی آسانی اور مفید ہے۔ بندہ نے خود بھی اس سے بہت فائدہ اٹھایا اور اپنے دوستوں کو بھی اس کے مطالعہ کا مشورہ دیتا رہتا ہے۔ ایک مخلص دوست کی فرمائش پر اس رسالے کے ساتھ حوالہ جات کے طور پر آیات و احادیث اور عبارراتِ فقہ کا مختصر اضافہ کر دیا گیا ہے تاکہ پڑھتے وقت طبیعت میں مزید شوق و رغبت پیدا ہو اور عمل کرنے میں آسانی ہو جائے۔ میرے رفیقِ محترم مولانا اسد الرحمن صاحب نے حوالہ جات کی تخریج و تحریر میں جو تعاون کیا، بندہ اس پر ان کا شکر گزار بھی ہے اور ان کی کامیابیوں کیلئے دعا گو بھی۔

یہ رسالہ یقیناً اس قابل ہے کہ اسے خود بار بار پڑھا جائے، گھروں اور درسگاہوں میں اس کی تعلیم کروائی جائے اور اپنی نمازوں کو درست طریقے سے ادا کرنے کی فکر کی جائے تاکہ ہمارے اور ہمارے پیاروں کے لیے دنیا و آخرت میں کامیابیوں کے دروازے کھل جائیں۔ بعض فروعی مسائل میں امت کے درمیان جو اختلاف ہے، وہ اسلام کا حسن اور سیرت طیبہ کی خوبی ہے، ہمیں چاہیے کہ ایسے مسائل کو جو صدیوں سے طے شدہ ہیں اور اہل حق نے کبھی بھی ان میں سختی کو پسند نہیں کیا، آپس میں لڑائی جھگڑے اور افراق و انتشار کا ذریعہ نہ بنائیں۔

میں یہاں صرف شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک عبارت نقل کرنا چاہتا ہوں، جو بہت سے قارئین کیلئے امید ہے کہ چشم کشا ثابت ہو گی۔ آپ نے ایک رسالہ ”رَفْعُ الْمَلَامِ عَنِ الْاَئِمَّةِ الْاَعْلَام“ تصنیف فرمایا ہے، جو بہت اہم اور قابل دید ہے۔ یہ رسالہ مستقلاً بھی شائع ہو چکا اور فتاویٰ ابن تیمیہؒ کا جزء بھی ہے۔

اس میں فرماتے ہیں:

"یہ ضرور سمجھ لینا چاہیے کہ ائمہ مقبولین عِندَاللہ میں سے کوئی ایسا نہیں جو جان بوجھ کر احادیث کی مخالفت کرتا ہو۔ اس لیے کہ وہ سب کے سب اس بات پر متفق ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع واجب ہے اور ہر آدمی کے قول میں سے لیا جا سکتا ہے اور چھوڑا بھی جا سکتا ہے مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی قول کو نہیں چھوڑا جا سکتا اور اگر ائمہ میں سے کسی کا کوئی قول حدیثِ صحیح کے خلاف ہو تو ضرور کوئی عذر ان کے پاس اس حدیث کو چھوڑنے میں ہوگا"۔ (صفحہ ۹۔ وجوب موالاۃ المسلمین)

ایک بات یہ بھی یاد رہنی چاہیے کہ احادیث مبارکہ کی تصحیح وتضعیف، امورِ قطعیہ میں سے نہیں بلکہ امورِ مجتہد فیہا میں سے ہے، اس لیے کسی ایک صاحبِ علم کے قول کو نقل کر کے دیگر ائمہ کو ترکِ حدیث کا الزام دینا بہت بڑی جسارت ہے، جس کا تصور بھی ایک مسلمان سے مشکل ہے۔

دعا ہے کہ اللہ کریم ہماری اس حقیر کاوش کو قبول فرمائے اور جملہ احباب کیلئے ذخیرۂ آخرت وباعثِ مغفرت بنائے (آمین)

محمد منصور احمد عفا اللہ عنہ
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

اصل رسالہ کی عبارت کو نمایاں کر کے لکھا گیا ہے، اس کے علاوہ باقی تمام باتیں مرتب عفا اللہ عنہ کی طرف سے اضافہ کی گئی ہیں۔

کلماتِ بابرکات

حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی و السلام علی عبادہ الذین الصطفی

نماز دین کا ستون ہے، اس کو ٹھیک ٹھیک سنت کے مطابق ادا کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ ہم لوگ بے فکری کے ساتھ نماز کے ارکان جس طرح سمجھ میں آتا ہے، ادا کرتے رہتے ہیں اور اس بات کی فکر نہیں کرتے کہ وہ ارکان مسنون طریقہ سے ادا ہوں، اس کی وجہ سے ہماری نمازیں سنت کے انوار و برکات سے محروم رہتی ہیں، حالانکہ ان ارکان کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنے سے نہ وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے، نہ محنت زیادہ ہوتی ہے، بس ذرا سی توجہ کی بات ہے، اگر ہم تھوڑی سی توجہ دے کر صحیح طریقہ سیکھ لیں اور اس کی عادت ڈال لیں تو جتنے وقت میں ہم آج نماز پڑھتے، اتنے ہی وقت میں وہ نماز سنت کے مطابق ادا ہو جائے گی، اور اس کا اجر وثواب بھی اور انوار و برکات بھی آج سے کہیں زیادہ ہوں گے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو نماز کا ایک ایک عمل خوب توجہ کے ساتھ سنت کے مطابق انجام دینے کا بڑا اہتمام تھا، اور وہ ایک دوسرے سے سنتیں سیکھتے بھی رہتے تھے۔

اسی ضرورت کے پیشِ نظر احقر نے اپنی ایک مجلس میں نماز کا مسنون طریقہ اور اس سلسلہ میں جو غلطیاں رواج پا گئی ہیں ان کی تفصیل بیان کی تھی جس سے بفضلہٖ تعالیٰ سامعین کو بہت فائدہ ہوا، بعض احباب نے خیال ظاہر کیا کہ یہ باتیں ایک مختصر سے رسالے کی شکل میں آجائیں تو ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکے گا۔ چنانچہ اس مختصر سے رسالے میں نماز کا مسنون طریقہ اور اس کو آداب کے ساتھ ادا کرنے کی ترکیب بیان کرنی مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہم سب کے لئے مفید بنائیں اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

نماز کے مسائل پر بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں بحمدللہ شائع ہو چکی ہیں، یہاں نماز کے تمام مسائل بیان کرنا مقصود نہیں ہے، بلکہ صرف نماز ارکان کی ہیئت سنت کے مطابق بنانے کیلئے چند ضروری باتیں بیان کرنی ہیں، اور ان غلطیوں اور کوتاہیوں پر تنبیہ کرنی ہے جو آج کل بہت زیادہ رواج پا گئی ہیں۔

ان چند مختصر باتوں پر عمل کرنے سے انشاء اللہ نماز کی کم از کم ظاہری صورت سنت کے مطابق ہو جائے گی، اور ایک مسلمان اپنے پروردگار کے حضور کم از کم یہ عرضداشت پیش کر سکے گا کہ:

ترے محبوب کی یا رب! شباہت لے کے آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کر دے، میں صورت لے کے آیا ہوں

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ
دارالعلوم کورنگی، کراچی 14

---

(1)

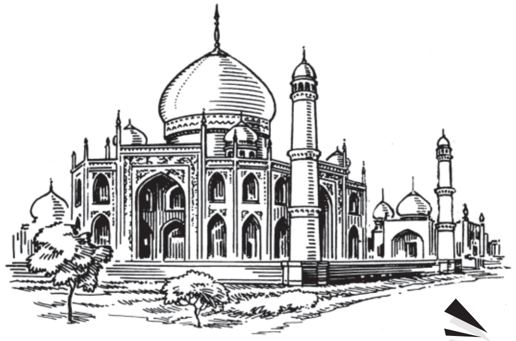

نماز شروع کرنے سے پہلے

نماز شروع کرنے سے پہلے یہ باتیں یاد رکھئے اور ان پر عمل کا اطمینان کر لیجئے:

(1) آپ کا رخ قبلے کی طرف ہونا ضروری ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ
فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ (البقرة144)

ترجمہ: لو اَب اپنا رُخ مسجد حرام کی سمت کرلو۔ اور (آئندہ) جہاں کہیں تم ہو اپنے چہروں کا رُخ (نماز پڑھتے ہوئے) اُسی کی طرف رکھا کرو۔

یہی حکم حدیث میں بھی ہے:

قال أبو هريرة رضی اللہ عنه: قال النبي صلى الله عليه وسلم: استقبل القبلة وكبر

(صحيح البخاري - كتاب الصلاة - باب التوجه نحو القبلة حيث كان - طبع دار الكتب العلمية بيروت)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : قبلے کی طرف رخ کرو اور تکبیر کہو ۔

(2) آپ کو سیدھے کھڑے ہونا چاہئے اور آپ کی نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہئے ۔ گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے لگا لینا بھی مکروہ ہے، اور بلا وجہ سینے کو جھکا کر کھڑا ہونا بھی درست نہیں، اس طرح سیدھے کھڑے ہوں کہ نظر سجدے کی جگہ پر رہے ۔

نماز میں نظر کہاں رکھی جائے؟ اس بارے میں یہ حدیث پاک پڑھیں:

عن أنس رضی اللہ عنہ قال :قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم، يا أنس! اجعل بصرك حيث تسجد

(السنن الكبرى للبيهقي - عن أنس-رضى الله عنه- باب لا يجاوز بصره موضع سجوده-رقم الحديث3686:)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :اے انس اپنے نظروں کو سجدے کی جگہ پر رکھو۔

(3) آپ کے پاؤں کی انگلیوں کا رُخ بھی قبلے کی جانب رہے، اور دونوں پاؤں سیدھے قبلہ رخ رہیں (پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا خلاف سنت ہے) دونوں پاؤں قبلہ رخ ہونے چاہئیں ۔

اس سلسلے میں یہ حدیث پڑھیں:

يستقبل بأطراف رجليه قال أبو حميد عن النبي صلى الله عليه وسلم

صحيح البخاري- كتاب الصلاة- باب فضل استقبال القبلة

ترجمہ: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رُخ رکھتے تھے ۔

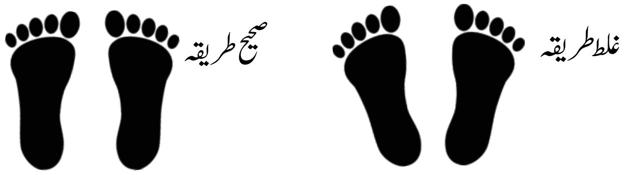

(4) دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگل کا فاصلہ ہونا چاہئے ۔

وہ صحابی جنہیں اتباعِ سنت کا بہت شوق تھا اور وہ اس میں خاص شہرت رکھتے تھے، ان کا عمل ملاحظہ فرمائیں:

وكان ابن عمر رضی اللہ عنہ لا يفرج بين قدميه ولا يمس إحداهما بالأخرى ولكن بين ذلك لا يقارب ولا يباعد

المغني ابن قدامة فصل :ما يكره من حركة البصر في الصلاة (696/1)

ترجمہ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز میں اپنے دونوں پاؤں ایسے رکھتے تھے کہ نہ تو ان کے درمیان بہت کشادگی ہوتی اور نہ ہی ایک پاؤں دوسرے سے لگتا تھا، ان دونوں کے درمیان نہ تو زیادہ قرب ہوتا اور نہ زیادہ فاصلہ ۔

فقہاء کرام اس کی مزید وضاحت یوں فرماتے ہیں:

وَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا مِقْدَارُ أَرْبَعِ أَصَابِعِ الْيَدِ لِأَنَّهُ أَقْرَبُ إلَى الْخُشُوعِ،

حاشية ابن عابدين كتاب الصلاة -باب صفة الصلاة-بحث القيام(163/2)طبع دار المعرفة بيروت

ترجمہ: نمازی کے لئے مناسب یہ ہے کہ اس کے دونوں پاؤں کے درمیان ہاتھ کی چار انگلیوں کے برابر فاصلہ ہو کیونکہ اس میں زیادہ عاجزی ہے ۔

(5) اگر جماعت سے نماز پڑھ رہے ہیں تو آپ کی صف سیدھی رہے، صف سیدھی کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنی دونوں ایڑھیوں کے آخری سرے صف یا اس کے نشان کے آخری کنارے پر رکھ لے اس طرح:۔

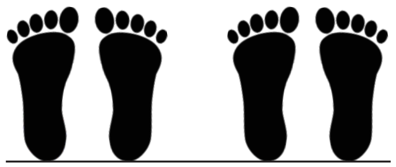

صفوں کو سیدھا رکھنے کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث پاک سے لگائیں:

عن أنس رضی اللہ عنہ عن النبي ﷺ قال :سووا صفوفكم فإن تسوية الصفوف من إقامة الصلاة۔

صحيح البخاري- كتاب الاذان-باب إقامة الصف من تمام الصلاة
رقم الحديث723:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا : تم اپنی صفوں کو سیدھی رکھو اس لئے کہ صفوں کا سیدھا رکھنا نماز کو صحیح طور پر ادا کرنے کا حصہ ہے۔

(6) جماعت کی صورت میں اس بات کا بھی اطمینان کرلیں کہ دائیں بائیں کھڑے ہونے والوں کے بازوؤں کے ساتھ آپ کے بازو ملے ہوئے ہیں، اور بیچ میں کوئی خلا نہیں ہے، لیکن خلا کو پر کرنے کے لئے اتنی تنگی بھی نہ کی جائے کہ اطمینان سے کھڑا ہونا مشکل ہوجائے۔

صفوں کی درستگی کتنی اہم ہے؟ اس کی مزید وضاحت اس حدیث پاک میں ہے:

عن أنس رضی اللہ عنہ أن نبي الله صلى الله عليه وسلم قال :راصوا صفوفكم وقاربوا بينها وحاذوا بالأعناق فوالذي نفس

محمد بيده إني لأرى الشياطين تدخل من خلل الصف كأنها الحذف۔

سنن النسائي-عن أنس-رضى الله عنه-كتاب الامامة، حث الإمام على رص الصفوف والمقاربة بينها ،رقم الحديث 812:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا : تم لوگ صفوں کو ملا ہوا رکھا کرو اور تم لوگ صفیں قریب قریب کھڑی کرو اور درمیان میں اس قدر فاصلہ نہ رکھو کہ دوسری صف کھڑی ہوجائے ۔خدا کی قسم! کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں شیطان کو صفوں کی خالی جگہ میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے۔

(7) اگر اگلی صف بھر چکی ہو تو نئی صف بیچ میں سے شروع کی جائے، دائیں یا بائیں کنارے سے نہیں، پھر جو لوگ آئیں ، وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ صف دونوں طرف سے برابر ہے۔

مندرجہ ذیل حدیث میں صفوں کی ترتیب سمجھائی گئی ہے:

عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال :خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :ألا تصفون كما تصف الملائكة عند ربها؟ فقلنا يا رسول الله! وكيف تصف الملائكة عند ربها؟ قال :يتمون الصفوف الأول ويتراصون في الصف۔

صحيح مسلم – كتاب الصلاة -باب الأمر بالسكون في الصلاة

والنهي عن الإشارة باليد ورفعها عند السلام وإتمام الصفوف الأول والتراص فيها والأمر بالاجتماع۔ رقم الحديث 430: طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تم لوگ فرشتوں کی طرح سے خدا کے سامنے صف نہیں باندھتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ فرشتے کس طریقہ سے اپنے پروردگار کے سامنے صف باندھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مکمل کرتے ہیں پہلی صف یعنی آگے والی صف کو پھر جس وقت وہ صف پوری ہو جاتی ہے تو پھر وہ دوسری صف بناتے ہیں اور صف کے اندر مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

مزید وضاحت کیلئے یہ حدیث بھی پڑھ لیں:

عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما...... أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أقيموا الصفوف وحاذوا بين المناكب وسدوا الخلل ولينوا بأيدى إخوانكم (لم يقل عيسى بأيدى إخوانكم) ولا تذروا فرجات للشيطان ومن وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله۔

سنن أبى داود ۔كتاب الصلاة ۔ باب تسوية الصفوف، رقم الحديث 666: طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفوں کو سیدھا اور برابر کرو مونڈھوں کو اور (صف میں) جو جگہ خالی رہ جائے اُس

کو پُر کرو اور اپنے بھائیوں کے لئے نرم ہو جاؤ اور (عیسیٰ راوی نے بأيدى إخوانكم کا جملہ نہیں کہا) اور شیطان کے لئے صفوف کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑو اور جو شخص صف ملائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے ملائے گا اور جو شخص صف کو کاٹے گا یعنی صف ٹیڑھی کر کے نماز کے لئے کھڑا ہو گا تو اللہ تعالیٰ بھی اپنی رحمت سے اس کو کاٹ یعنی محروم کر دے گا۔

(8) پاجامے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا ہر حالت میں ناجائز ہے، ظاہر ہے کہ نماز میں اس کی شناعت اور بڑھ جاتی ہے، لہذا اس کا اطمینان کر لیں کہ پاجامہ ٹخنے سے اونچا ہے۔

اس پر کتنی سخت وعید ہے، یہ حدیث پڑھیں:

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: ما أسفل من الكعبين من الإزار ففي النار۔

صحيح البخاري- عن أبي هريرة رضي الله عنه، كتاب اللباس، باب ما أسفل من الكعبين فهو في النار، رقم الحديث 5787: طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو گا وہ جہنم میں ہو گا۔

(9) ہاتھ کی آستینیں پوری طرح ڈھکی ہوئی ہونی چاہئیں، صرف ہاتھ کھلے رہیں، بعض لوگ آستینیں چڑھا کر نماز پڑھتے ہیں، یہ طریقہ درست نہیں۔

جیسا کہ قرآن مجید میں یہ اصول بتا دیا گیا ہے:

يَابَنِي ادَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

[الأعراف 31]

ترجمہ: اے اولادِ آدم! ہر عبادت کے موقع پر تم اپنی زینت سے آراستہ رہو۔

اس حکم کی تعمیل کا طریقہ نواسہ رسول کے قول اور عمل سے سمجھ میں آتا ہے، چنانچہ تفاسیر میں ہے:

وروي عن الحسن رضي الله تعالى عنه أنه كان إذا قام إلى الصلاة لبس أجود ثيابه، فقيل له :يا ابن رسول الله صلى الله عليه و سلم لم تلبس أجود ثيابك؟ فقال ان الله تعالى جميل يحب الجمال فأتجمل لربي وهو يقول :خذوا زينتكم عند كل مسجد، فأحب أن ألبس أجمل ثيابي۔

روح المعاني (487/8) طبع دار احياء التراث العربى بيروت

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ کھڑے ہوتے تھے نماز کے لئے تو اچھے کپڑے پہنتے تھے، ان سے پوچھا گیا: اے رسول اللہ کے بیٹے! آپ کیوں اچھے کپڑے پہنتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں کیوں اچھے کپڑے نہ پہنوں کیونکہ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں۔ میں اپنے رب کے لئے خوبصورتی اختیار کرتا ہوں کیونکہ وہ خود قرآن میں فرماتے ہیں: ”نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرو“۔ اسی لیے میں اپنے سب سے اچھے کپڑے بوقتِ نماز پہنتا ہوں۔

فتاویٰ ھندیہ میں ہے:

وَلَوْ صَلَّى رَافِعًا كُمَّيْهِ إلَى الْمِرْفَقَيْنِ كُرِهَ

الفتاوى الهندية ۔ كتاب الصلاة۔ الْفَصْلُ الثَّانِي فِيمَا يُكْرَهُ فِي الصَّلَاةِ وَمَا لَا يُكْرَهُ (118/1) طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: اگر نمازی نے دونوں آستینوں کو چڑھا کر نماز پڑھی تو یہ مکروہ ہے۔

(10) ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑا ہونا مکروہ ہے جنہیں پہن کر انسان لوگوں کے سامنے نہ جاتا ہو۔

چند سطریں پہلے قرآن مجید کی وہ آیت گذر چکی ہے جس میں نماز کے وقت زینت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ فقہاء کرام نے اسی وجہ سے فرمایا ہے:

(وَصَلَاتُهُ فِي ثِيَابِ بِذْلَةٍ) يَلْبَسُهَا فِي بَيْتِهِ (وَمِهْنَةٍ) أَيْ خِدْمَةٍ، إنْ لَهُ غَيْرُهَا وَإِلَّا لَا وَفَسَّرَهَا فِي شَرْحِ الْوِقَايَةِ بِمَا يَلْبَسُهُ فِي بَيْتِهِ وَلَا يَذْهَبُ بِهِ إلَى الْأَكَابِرِ وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْكَرَاهَةَ تَنْزِيهِيَّةٌ

الدر المختار و حاشية ابن عابدين، كتاب الصلاة، مَطْلَبٌ فِي الْكَرَاهَةِ التَّحْرِيمِيَّةِ وَالتَّنْزِيهِيَّةِ (491/2) طبع دار المعرفة

ترجمہ: اور نمازی کا ایسے عام لباس میں جو وہ گھر میں (سونے وغیرہ کے لئے) پہنتا ہے یا اس لباس میں جو وہ کام کے وقت پہنتا ہے، نماز پڑھنا مکروہ ہے بشرطیکہ اس کے پاس اچھا لباس ہو، ورنہ یہ مکروہ نہیں ہے۔ شرح وقایہ میں اس کی وضاحت یوں کی گئی ہے کہ ایسا لباس مراد ہے جو وہ شخص اپنے گھر میں تو پہنتا ہو لیکن اسے پہن کر بڑوں کے سامنے نہ جاتا ہو۔ بظاہر یہ مکروہ تنزیہی (ناپسندیدہ) ہے۔

(2)

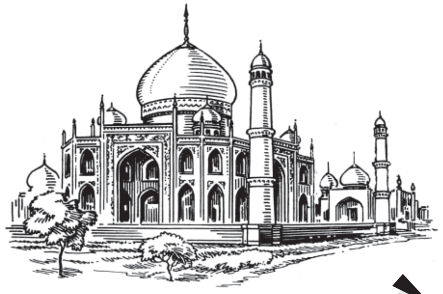

نمازشروع کرتے وقت

(1) دل میں نیت کرلیں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں، زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے :

وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّين [الأعراف29]

ترجمہ: اور میرے رب نے حکم دیا ہے کہ جب کبھی سجدہ کرو تو اپنا رخ ٹھیک ٹھیک رکھو اور اس یقین سے اس کو پکارو کہ اطاعت خالص اسی کا حق ہے۔

اس حدیث پاک سے بھی نیت کی اہمیت معلوم ہوتی ہے:

عن علقمة بن وقاص الليثي يقول سمعت عمر بن الخطاب رضي الله عنه على المنبر قال سمعت رسول الله ﷺ يقول :إنما الأعمال بالنيات۔

صحيح البخاري- كتاب بدء الوحي،باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله،رقم الحديث1:طبع دارالكتب العلميةبيروت

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

مشہور فقیہ صحابی اس کی مزید تاکید یوں فرماتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ :تَعَوَّدُوا الْخَيْرَ فَإِنَّمَا الْخَيْرَ بِالْعَادَةِ، وَحَافِظُوا عَلَى نِيَّاتِكُمْ فِي الصَّلَاةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد- بَابُ النِّيَّةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْخُرُوجِ مِنَ الصَّلَاةِ-رقم الحديث2578:

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں : خیر کے عادی ہو جاؤ، اس لئے کہ خیر عادت بنانے میں ہی ہے اور نماز کے میں اپنی نیتوں کی پابندی کرو۔

(2) ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو، اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں، یا اس کے برابر آجائیں، اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں، بعض لوگ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرنے کے بجائے کانوں کی طرف کرلیتے ہیں، بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے بالکل ڈھک لیتے ہیں، بعض لوگ ہاتھ پوری طرح کانوں تک اٹھائے بغیر اشارہ سا کردیتے ہیں، بعض لوگ کان کی لو کو ہاتھوں سے پکڑ لیتے ہیں۔ یہ سب طریقے غلط اور خلاف سنت ہیں ان کو چھوڑنا چاہئے۔

ہاتھ کہاں تک اٹھانے ہیں، اس کی وضاحت ان روایات میں دیکھ لیں:

حدثني عبد الجبار بن وائل عن علقمة بن وائل ومولى لهم أنهما حدثاه عن أبيه وائل بن حجر ؓ أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين دخل في

الصلاة كبر، وصف همام حيال أذنيه ۔

(صحيح مسلم ، باب وضع يده اليمنى على اليسرى بعد تكبيرة الإحرام تحت صدره فوق سرته ووضعهما في السجود على الأرض حذو منكبيه، رقم الحديث 401:)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ نماز میں داخل ہوتے وقت آپ ﷺ نے تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھائے، ہمام نے اس کا طریقہ بیان کیا ہے کہ کانوں کے برابر ہاتھ اٹھائے۔

عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن البراء بن عازب ؓ قال :كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى تكون إبهاماه حذاء أذنيه۔

مسند امام أحمد بن حنبل، الرسالة، رقم الحديث 18674

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ جب تکبیر کہتے تو ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ نبی ﷺ کے انگوٹھے نبی ﷺ کے کانوں کے قریب ہوتے تھے۔

(3) مذکورہ بالا طریقے پر ہاتھ اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہیں، پھر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں پہنچے کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑ لیں اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح پھیلا دیں کہ تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف رہے۔

دونوں ہاتھوں کی ترتیب یہی ہو کہ اوپر دایاں ہاتھ ہو، جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے:

وعن جابر ؓ قال :مر رسول الله صلى الله عليه و سلم برجل وهو يصلي، قد وضع يده اليسرى على اليمنى فانتزعها ووضع اليمنى على اليسرى ۔

رواه أحمد والطبراني في الأوسط ورجاله رجال الصحيح

مجمع الزوائد، باب وضع اليد على الأخرى، رقم الحديث 2607:

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا :رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے، اور وہ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا تو نبی ﷺ نے اسے چھڑایا اور ان کا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

اس روایت سے بھی یہی پتہ چلتا ہے:

حدثني عبد الجبار بن وائل عن علقمة بن وائل ومولى لهم أنهما حدثاه عن أبيه وائل بن حجر ؓ أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين دخل في الصلاة كبر، وصف همام حيال أذنيه، ثم التحف بثوبه ثم وضع يده اليمنى على اليسرى۔

صحيح مسلم ، باب وضع يده اليمنى على اليسرى بعد تكبيرة الإحرام تحت صدره فوق سرته ووضعهما في السجود على الأرض حذو منكبيه، رقم الحديث 401: طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ نماز میں داخل ہوتے وقت آپ ﷺ نے تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھائے، ہمام نے اس کا

طریقہ بیان کیا ہے کہ کانوں کے برابر ہاتھ اٹھائے۔ پھر اپنے کپڑے کو لپیٹ لیا اور آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا:

دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑنے کا ثبوت اس حدیث پاک میں ہے:

عن علقمة بن وائل عن أبيه قال :رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان قائما في الصلاة قبض بيمينه على شماله۔

سنن النسائي -كتاب الافتتاح ، وضع اليمين على الشمال في الصلاة،رقم الحديث886:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیتے تھے۔

(4) دونوں ہاتھوں کو ناف سے ذرا سا نیچے رکھ کر مذکورہ بالا طریقہ سے باندھ لیں۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے عظیم صحابی اسی کو سنت قرار دیتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

عن عبد الرحمن بن إسحاق عن زياد بن زيد عن أبى جحيفة أن عليا رضى الله عنه قال :السنة وضع الكف على الكف فى الصلاة تحت السرة.

سنن أبى داود، باب وضع اليمنى على اليسرى فى الصلاة،رقم الحديث756:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
نماز میں ناف کے نیچے ہتھیلی پر ہتھیلی رکھنا سنت ہے۔

ایک اور صحابی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ عمل اسی طرح نقل کرتے ہیں:

أَخْبَرَنَا الحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ ، أَوْ سَأَلْتُهُ ، قَالَ :قُلْتُ :كَيْفَ أَصْنَعُ ؟ قَالَ :يَضَعُ بَاطِنَ كَفِّ يَمِينِهِ عَلَى ظَاهِرِ كَفِّ شِمَالِهِ ، وَيَجْعَلُهَا أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ

مصنف ابن أبي شيبة –كتاب الصلاة۔ وضع اليمين علی الشمال۔ رقم الحديث3963:

ترجمہ: حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہاتھ کو رکھ لیتے تھے اس طرح کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اور دونوں ہاتھوں کو نماز میں ناف کے نیچے باندھتے تھے۔

اس روایت سے بھی گزشتہ طریقے کی تائید ہوتی ہے:

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلاَةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

مصنف ابن أبي شيبة –كتاب الصلاة۔ وضع اليمين علی الشمال۔ رقم الحديث3959:

ترجمہ: علقمہ بن وائل اپنے والد، حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز میں دیکھا کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے ہوئے تھے۔

(3)

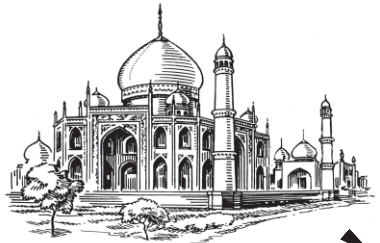

کھڑے ہونے کی حالت میں

(1) اگر اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں، یا امامت کر رہے ہوں تو پہلے سبحانک اللھم، پھر سورۃ فاتحہ، پھر کوئی اور سورت پڑھیں، اور اگر کسی امام کے پیچھے ہوں تو صرف سبحانک اللھم پڑھ کر خاموش ہو جائیں، اور امام کی قرآت کو دھیان لگا کر سنیں، اگر امام زور سے نہ پڑھ رہا ہو تو زبان ہلائے بغیر دل ہی دل میں سورۃ فاتحہ کا دھیان کئے رکھیں۔

نماز کے شروع میں پڑھے جانے والی ’’ثناء‘‘ کے الفاظ اس روایت میں منقول ہیں:

عن حمید عن أنس ؓ قال :کان رسول الله صلی الله علیه و سلم إذا افتتح الصلاة کبر ثم رفع یدیه حتی یحاذي إبهامیه أذنیه ثم یقول :سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالی جدك ولاإله غیرك۔

سنن الدارقطني ،باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر،رقم الحدیث12

ثُمَّ قَالَ :إسْنَادُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ

نصب الرایة لأحادیث الهدایة،بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ

ترجمہ: حمیدؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا: رسول

اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے، پھر ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ اپنے انگوٹھے کانوں کے برابر کرتے، پھر کہتے: اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں اور تیرا نام برکت والا اور تیری شان بلند و برتر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس روایت سے انہی الفاظ کی مزید تائید ہو رہی ہے:

وعن أنس ؓ عن النبي صلی الله علیه و سلم أنه کان إذا کبر رفع یدیه حتی یحاذي أذنیه یقول :سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالی جدك ولا إله غیرك

رواه الطبراني في الأوسط ورجاله موثقون

مجمع الزوائد، باب ما یستفتح به الصلاة، رقم الحدیث:2622

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے نقل کیا جب آپ تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ کانوں کے برابر کرتے اور کہتے: اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں اور تیرا نام برکت والا اور تیری شان بلند و برتر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

امام کے پیچھے قرآن مجید نہ پڑھنے کے بارے میں یہ آیت مبارکہ بالکل واضح ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ [الأعراف204]

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر سنو، اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحمت ہو۔

اس آیت مبارکہ سے پتہ چلا کہ مقتدی، امام کے پیچھے تلاوت نہیں کرے گا۔

اس حدیث پاک میں بھی ہمیں یہی حکم دیا جارہا ہے:

عن أبي هريرةؓ قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا كبر فكبروا وإذا قرأ فأنصتوا۔

سنن النسائي ۔ عن أبي هريرة۔رضى الله عنه۔كتاب الافتتاح ، تأويل قوله عز وجل وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون،رقم الحديث918:طبع دارالكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :امام تو اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے لہٰذا جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام قرات کرے تو تم لوگ خاموش رہو۔

ایک روایت میں یہ ممانعت یوں بھی منقول ہے:

عن أبي هريرةؓ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلاة جهر فيها بالقراءة، فقال :هل قرأ معي أحد منكم انفا؟ قال رجل :نعم يا رسول الله! قال :إني أقول ما لي أنازع القران۔ قال :فانتهى الناس عن القراءة فيما جهر فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم بالقراءة من الصلاة حين سمعوا ذلك۔

سنن النسائي ۔ عن أبي هريرة۔رضى الله عنه۔كتاب الافتتاح، ترك القراءة خلف الإمام فيما جهر به ،رقم الحديث916:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک مرتبہ نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپ ﷺ نے بلند آواز سے قرات فرمائی تھی تو آپ نے لوگوں سے پوچھا: کیا ابھی یعنی نماز کے دوران کسی نے تم میں سے تلاوت کی ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! (میں نے قرات کی ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اسی وجہ سے ہی تو مجھ کو (نماز کے دوران خیال ہوا کہ) مجھ کو کیا ہوگیا ہے کہ قرآن مجید کوئی شخص مجھ سے چھین رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں جس وقت لوگوں نے یہ بات سنی تو جن نمازوں میں آپ ﷺ بلند آواز سے قرات کرتے تو ان نمازوں میں لوگ قرات کرنے سے رک گئے۔

(2) نماز میں قرات کے لئے ضروری ہے کہ زبان اور ہونٹوں کو حرکت دے کر قرات کی جائے، بلکہ اس طرح کی جائے کہ خود پڑھنے والا اس کو سن سکے۔ بعض لوگ اس طرح قرات کرتے ہیں کہ زبان اور ہونٹ حرکت نہیں کرتے یہ طریقہ درست نہیں، بعض لوگ قرات کے بجائے دل ہی دل میں الفاظ کا تصور کر لیتے ہیں اس طرح بھی نماز نہیں ہوتی۔

اس سلسلے میں یہ حدیث پاک بالکل واضح ہے:

عن أبي معمر قال سألنا خباباؓ أكان النبيﷺ يقرأ في الظهر والعصر؟ قال :نعم، قلنا :بأي شيء كنتم تعرفون قال باضطراب لحيته

صحيح البخاري- عن أبي معمر رضى الله عنه۔ كتاب الاذان ۔ باب القراءة في الظهر ۔رقم الحديث 760:طبع دار الكتب العلمية بيروت۔

ترجمہ: حضرت ابومعمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ہم نے خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا : کیا آپ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قرات کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں (قرات کرتے تھے) تو اس پر ہم نے پوچھا : آپ کیسے پہچانتے

تھے؟ خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا : آپ ﷺ کی ڈاڑھی کی حرکت سے ہم سمجھ لیتے تھے کہ آپ تلاوت فرما رہے ہیں ۔

(3) جب خود قرات کر رہے ہوں تو سورۃ فاتحہ پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ ہر آیت پر رک کر سانس توڑ دیں ، پھر دوسری آیت پڑھیں ،کئی کئی آیتیں ایک سانس میں نہ پڑھیں،مثلا الحمدللہ رب العالمین پر سانس توڑ دیں ۔ پھر الرحمٰن الرحیم پر ۔ پھر مٰلک یوم الدین پر ۔ اس طرح پوری سورۃ فاتحہ پڑھیں،لیکن اس کے بعد کی قرات میں ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں ۔

حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز قراءت یوں بتایا گیا ہے:

عن أم سلمة رضي الله عنها قالت :كان النبي صلى الله عليه وسلم يقطع قراءته يقول الحمد لله رب العالمين ثم يقف ثم يقول الرحمن الرحيم ثم يقف وكان يقرأ مالك يوم الدين

الشمائل المحمدية ـ الترمذی ـ عن أم سلمة رضى الله عنها ـ باب ما جاء في قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم رقم الحديث317:

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں :

حضور ﷺ تلاوت میں ہر آیت کو جدا جدا کر کے علٰیحدہ علٰیحدہ اس طرح پڑھتے کہ الحمد للہ رب العالمین پر ٹھہرتے پھر الرحمن الرحیم پر وقف کرتے پھر مالک یوم الدین پر وقف کرتے ۔

(4) بغیر کسی ضرورت کے جسم کے کسی حصے کو حرکت نہ دیں ، جتنے سکون کے ساتھ کھڑے ہوں، اتنا ہی بہتر ہے، اگر کھجلی وغیرہ کی ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں

اور وہ بھی صرف سخت ضرورت کے وقت اور کم از کم ۔

اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ

[المؤمنون1 :، 2]

ترجمہ: یقیناً مومنین کامیاب ہوئے، مومنین وہ ہیں جو اپنے نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں ۔

جو نماز عاجزی اور سکون سے ادا کی گئی ہو اور وہ نماز جو بغیر عاجزی اور سکون کے پڑھی گئی ہو ، دونوں کے بدلے میں کتنا آسمان زمین کا فرق ہے ۔ اس حدیث شریف میں ملاحظہ فرمائیں:

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه و سلم :من صلى الصلاة لوقتها وأسبغ لها وضوءها وأتم لها قيامها وخشوعها وركوعها وسجودها خرجت وهي بيضاء مسفرة،تقول :حفظك الله كما حفظتني ومن صلى الصلاة لغير وقتها فلم يسبغ لها وضوءها ولم يتم لها خشوعها ولا ركوعها ولا سجودها خرجت وهي سوداء مظلمة، تقول :ضيعك الله كما ضيعتني حتى إذا كانت حيث شاء الله لفت كما يلف الثوب الخلق ثم ضرب بها وجهه۔

المعجم الأوسط ـ الطبرانی ـ عن أنس بن مالك رضى الله عنه ـ من اسمه بكر ـ رقم الحديث3095:

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نمازوں کو اپنے وقت پر پڑھے، وضو بھی اچھی طرح کرے، خشوع وخضوع سے بھی پڑھے، کھڑا بھی پورے وقار سے ہو، پھر اسی طرح رکوع سجدہ بھی اچھی طرح سے اطمینان سے کرے، غرض ہر چیز کو اچھی طرح ادا کرے تو وہ نماز نہایت روشن چمکدار بن کر جاتی ہے اور نمازی کو یوں دعا دیتی ہے:

اللہ تعالیٰ جل شانہ تیری بھی ایسی ہی حفاظت کرے جیسے تو نے میری حفاظت کی۔

اور جو شخص نماز کو بُری طرح پڑھے، وقت کو بھی ٹال دے، وضو بھی اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز بری صورت سے سیاہ رنگ میں یوں بددعا دیتی ہوئی جاتی ہے: اللہ تعالیٰ تجھے بھی ایسا ہی برباد کرے جیسا تو نے مجھے ضائع کیا۔ اس کے بعد وہ نماز پرانے کپڑے کی طرح سے لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔

(5) جسم کا سارا زور ایک پاؤں پر دے کر دوسرے پاؤں کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دینا کہ اس میں خم آجائے نماز کے آداب کے خلاف ہے۔ اس سے پرہیز کریں۔ یا دونوں پاؤں پر برابر زور دیں۔ یا ایک پاؤں پر زور دیں تو اس طرح کہ دوسرے پاؤں میں خم پیدا نہ ہو۔

ظاہر ہے کہ نماز میں سکون اور وقار کا تقاضا وہ ہی ہے، جو اوپر لکھا گیا۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے صراحتاً بھی ایسی ہی باتیں منقول ہیں۔

(6) جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کریں۔

عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ :أن النبي صلى الله عليه و سلم قال :التثاؤب في الصلاة من الشيطان فإذا تثاءب

أحدكم فليكظم ما استطاع۔

سنن الترمذي ۔ عن أبي هريرة ۔رضى الله عنه ۔كتاب ابواب الصلاة۔باب ما جاء في كراهية التثاؤب في الصلاة،رقم الحديث370:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمائی لینا نماز میں شیطان کی طرف سے ہے، پس اگر تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے منہ بند کر کے اس کو روکنے کی کوشش کرے۔

(7) ڈکار آئے تو ہوا کو پہلے منہ میں جمع کر لیا جائے، پھر آہستہ سے بغیر آواز کے اس خارج کیا جائے۔ زور سے ڈکار لینا نماز کے آداب کے خلاف ہے۔

ظاہر ہے کہ بلند آواز سے ڈکار لینے سے نماز کے سکون اور وقار میں فرق آجاتا ہے۔

(8) کھڑے ہونے کی حالت میں نظریں سجدے کی جگہ پر رکھیں، اِدھر اُدھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں۔

نماز میں نظر نیچی رکھنے کی کتنی فضیلت ہے؟ اس حدیث شریف میں ملاحظہ فرمائیں:

قال أبو ذر رضی اللہ عنہ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الله عز وجل مقبلا على العبد وهو فى صلاته ما لم يلتفت فإذا التفت انصرف عنه۔

سنن أبى داود۔عن أبو ذر رضى الله عنه۔ كتاب الصلاة۔باب الالتفات فى الصلاة۔رقم الحديث909:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ بندے کی طرف ہمیشہ نماز میں توجہ کئے رہتے ہیں جب تک کہ وہ بندہ اِدھر

اُدھر نہ دیکھے اور جب بندہ (نماز میں) اِدھر اُدھر دیکھنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے۔

اسی لیے عظیم تابعی سے منقول ہے:

عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ ؒ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ لِلْمُصَلِّي أَنْ لاَ يُجَاوِزَ بَصَرُهُ مَوْضِعَ سُجُودِهِ۔

مصنف ابن أبي شيبة - مَنْ كَانَ يحبُّ لِلْمُصَلِي أَنْ يَكُونَ بَصرهُ حِذَاءَ مَوْضِعِ سُجُودِهِ (260/2)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی ؒ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ نمازی کی نگاہ اس کی سجدہ کی جگہ سے اِدھر اُدھر نہ ہو۔

يستحب للمصلي أن يجعل نظره إلى موضع سجوده قال أحمد:الخشوع في الصلاة أن يجعل نظره إلى موضع سجوده وروي ذلك عن مسلمة بن يسار وقتاده وحكي عن شريك أنه قال :ينظر في حال قيامه إلى موضع سجوده في ركوعه إلى قدميه وفي حال سجوده إلى أنفه وفي حال التشهد إلى حجره وقد روى أبو طالب العشاري في الأفراد قال :قلت يا رسول الله أين أجعل بصري في الصلاة ؟ قال :موضع سجودك قال : قلت يا رسول الله إن ذلك لشديد إن ذلك لا أستطيع ؟ قالففي المكتوبة

المغني-ابن قدامة-باب (1/696)

رکوع میں جانے سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھانے کا حکم:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ

[المؤمنون1 :، 2]

ترجمہ: بلاشبہ وہ ایمان والے کامیاب ہوئے جو اپنی نمازوں میں عاجزی اختیار کرتے ہیں۔

وقال الحسن البصري " وروي عنه أنه قال " خاشعون " الذين لا يرفعون أيديهم في الصلاة إلا في التكبيرة الأولى

بحر العلوم-تفسير السمر قندي (473/2)

ترجمہ: معروف تابعی حضرت حسن بصریؒ سے قرآن مجید کے لفظ "خاشعون" کی تفسیر میں ایک روایت یہ بھی منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جو نماز میں صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے ہیں۔

عظیم صحابی اور خادم رسول اس سلسلے میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا طرز عمل نقل کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

عن عبد الله ؓ عن النبي صلى الله عليه و سلم :أنه كان يرفع يديه في أول تكبيرة ثم لا يعود

شرح معاني الآثار - الطحاوي (1/ 224) باب التكبير للركوع والتكبير للسجود والرفع من الركوع هل مع ذلك رفع أم لا

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کے بارے میں بتاتے تھے کہ آپ ﷺ صرف نماز کی پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے اور پھر اس کے بعد دوبارہ نماز میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

صرف زبانی طور پر نہیں بلکہ آپ رضی اللہ عنہ نے عملی طور پر بھی یہی سبق دیا:

عن عبد الله ؓ قال :ألا أخبركم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال فقام فرفع يديه أول مرة ثم لم يعد۔

سنن النسائي، عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه، كتاب الافتتاح ،رقم الحديث1023:طبع دار الكتب العلمية بيروت

سنن أبى داود ، كتاب الصلاة ،باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، رقم الحديث748:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا : کیا میں تمھیں آج اُس نماز کے بارے میں نہ بتاؤں جو رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے۔ پھر وہ کھڑے ہوئے اور پھر انہوں نے صرف نماز کے شروع میں ہی ہاتھ اٹھائے اور دوبارہ پوری نماز میں ہاتھ نہیں اٹھائے۔

---

(4)

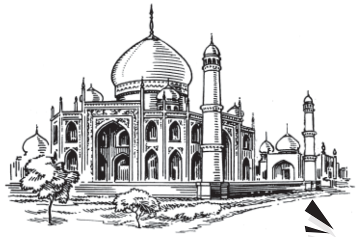

رکوع میں

رکوع میں جاتے وقت ان باتوں کا خاص خیال رکھیں:

(1) اپنے اوپر کے دھڑ کو اس حد تک جھکائیں کہ گردن اور پشت تقریباً ایک سطح پر آجائے، نہ اس سے زیادہ جھکیں، نہ اس سے کم۔

عن أبي حميد الساعديؓ ثم قال :الله أكبر وركع ثم اعتدل فلم يصوب رأسه ولم يقنع۔

قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح

(سنن الترمذي، ابواب الصلاة، باب ما جاء في وصف الصلاة، رقم الحديث304:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے طویل روایت ہے اور اس میں ہے: پھر نبی ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا، پھر سیدھے ہوئے (رکوع میں) تو سر کو نہ پست کیا اور نہ بلند کیا (یعنی سر کو نہ جھکاتے اور نہ ہی اونچا کرتے)۔

(2) رکوع کی حالت میں گردن کو اتنا نہ جھکائیں کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے اور نہ اتنا اوپر رکھیں کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے، بلکہ گردن اور کمر ایک سطح پر ہونی چاہیئے۔

اگلی دونوں روایتوں میں دیکھ لیں کہ یہی طریقہ مسنون ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم

سے ثابت ہے:

وقال أبو حميد رضي الله عنه في أصحابه :ركع النبي صلى الله عليه وسلم ثم هصر ظهره۔

صحيح البخاري-كتاب الاذان ۔ باب استواء الظهر في الركوع ،طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: ابوحمید رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں سے کہا: نبی کریم ﷺ نے رکوع کیا پھر اپنی کمر پوری طرح جھکا دی۔

ثم هصر ظهره بفتح الهاء والصاد المهملة أي أماله في استواء من غير تقويس

عمدة القاري شرح صحيح البخاري (348/9، بترقيم الشاملة آليا)

عن عائشة رضي الله عنها قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح الصلاة بالتكبير وكان إذا ركع لم يشخص رأسه ولم يصوبه ولكن بين ذلك۔

(صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يجمع صفة الصلاة وما يفتتح به ويختم به وصفة الركوع والاعتدال منه والسجود والاعتدال منه والتشهد بعد كل ركعتين من الرباعية وصفة الجلوس بين السجدتين وفي التشهد الأول، رقم الحديث 498: طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرتے (درمیان میں تفصیلی روایت ہے اور اس میں ہے کہ) نبی ﷺ جب رکوع کرتے تو سر کو نہ اونچا رکھتے اور نہ ہی جھکاتے لیکن ان دونوں کیفیات کے درمیان رکھتے۔

(3) رکوع میں پاؤں سیدھے رکھیں ان میں خم نہ ہونا چاہئے۔

مندرجہ ذیل حدیث میں خاص طور پر رکوع کے بارے میں ہدایت ملاحظہ فرمائیں:

عن على بن يحيى بن خلاد عن عمه أن رجلا دخل المسجد فذكر نحوه قال فيه :فقال النبى صلى الله عليه وسلم : إنه لا تتم صلاة لأحد من الناس حتى يتوضأ فيضع الوضوء يعنى مواضعه ثم يكبر ويحمد الله جل وعز ويثنى عليه ويقرأ بما تيسر من القران ثم يقول الله أكبر ثم يركع حتى تطمئن مفاصله ثم يقول سمع الله لمن حمده حتى يستوى قائما

سنن أبى داود۔ كتاب الصلاة۔ باب صلاة من لا يقيم صلبه فى الركوع والسجود، رقم الحديث 857: طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم لوگوں میں سے کسی شخص کی نماز پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ وضو نہ کر لے اور وہ وضو کو اچھے طریقے سے کرے، اس کے بعد وہ تکبیر کہے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کی ثناء بیان کرے، اور قرآن مجید میں سے جس قدر آسان ہو تلاوت کرے، پھر اللہ اکبر کہے پھر رکوع کرے اور اس طرح رکوع کرے کہ (بدن کے) تمام جوڑ اپنے مقام پر آجائیں پھر اس کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور (بالکل) سیدھا کھڑا ہو جائے۔

(4) دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو، اور اس طرح دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں سے بائیں گھٹنے کو پکڑ لیں۔

جب انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنے پر رکھی جائیں تو یہی صورت بن جاتی ہے، جیسا کہ اس حدیث پاک میں ہے:

عن أنس بن مالكؓ قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لي! يا بني! إذا ركعت فضع كفيك على ركبتيك وافرج بين أصابعك وارفع يديك عن جنبيك۔

المعجم الصغير ، الطبراني ، عن أنس -رضى الله عنه رقم الحديث 856:

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور اس میں ہے کہ پھر نبی ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا :

اے بیٹے! جب تم رکوع کرو تو دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھو، انگلیاں کشادہ کر و اور اپنے ہاتھ پہلوؤں سے دور رکھو۔

(5) رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے رہنے چاہئیں، ان میں خم نہیں آنا چاہئے۔

یہ بات گزشتہ احادیث میں گزر چکی ہے کہ رکوع میں سر اور کمر کو برابر رکھنا چاہئے اور اس سنت پر عمل تب ہی ممکن ہے جب رکوع میں انسان کی کلائیاں اور بازو بالکل سیدھے رہیں۔

(6) کم ازکم اتنی دیر رکوع میں رکیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ **سبحان ربی العظیم** کہا جاسکے۔

احادیث مبارکہ میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی الفاظ اور یہی تعداد بھی منقول ہے، ملاحظہ فرمائیں:

عن عبد الله بن مسعودؓ قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم! إذا ركع أحدكم فليقل ثلاث مرات سبحان ربى العظيم وذلك أدناه وإذا سجد فليقل سبحان ربى الأعلى ثلاثا وذلك أدناه.

سنن أبى داود ، عن عبد الله بن مسعود -رضي الله عنه - كتاب الصلاة-باب مقدار الركوع والسجود،رقم الحديث886:طبع دار الكتب العلمية بيروت)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو تین مرتبہ **سبحان ربی العظیم** کہے، اور یہ کم ازکم درجہ ہے، اور جب سجدہ کرے تو تین مرتبہ **سبحان ربی الاعلیٰ** کہے اور یہ کم ازکم درجہ ہے۔

عن حذيفةؓ :أنه صلى مع النبي صلى الله عليه و سلم فكان يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم وفي سجوده سبحان ربي الأعلى قال أبو عيسى وهذا حديث حسن صحيح

(سنن الترمذي ، عن حذيفة -رضي الله عنه -ابواب الصلاةباب ماجاء في التسبيح في الركوع والسجود،رقم الحديث 262:طبع دار الكتب العلمية بيروت)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں **سبحان ربی العظیم** اور سجدوں میں **سبحان ربی الاعلیٰ** کہتے تھے۔

(7) رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ

[المؤمنون1 :2]

تحقیق مومنین کامیاب ہوئے، مومنین وہ ہیں جو اپنے نمازوں میں عاجزی کرنے والے ہیں۔

حضرت مجاہدؒ سے مروی ہے :

أنه هنا غض البصر وخفض الجناح

روح المعاني۔الألوسي (280/18) طبع دار احياء التراث العربی بیروت

ترجمہ : یہاں خشوع سے مراد نماز کے اندر نظر کا جھکانا اور عاجزی اختیار کرنا ہے۔

اسی طرح حدیث پاک میں بھی نظر جھکانے کا حکم ہے:

حدثنا قتادة أن أنس بن مالك رضي الله عنه حدثهم قال :قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم :ما بال أقوام يرفعون أبصارهم إلى السماء في صلاتهم، فاشتد قوله في ذلك حتى قال :لينتهن عن ذلك أو لتخطفن أبصارهم۔

صحيح البخاري- كتاب الاذان ۔باب رفع البصر إلى السماء في الصلاة۔رقم الحديث750: طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ نماز کے اندر اپنی نگاہوں کو آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے نہایت سختی

کے ساتھ روکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : لوگ اس کام سے باز آجائیں ورنہ ان کی آنکھیں اُچک لی جائیں گی۔

(8) دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہئے، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل رہنے چاہئیں۔

کیونکہ اس کے بغیر رکوع کی صحیح صورت جو گزشتہ احادیث میں گزر چکی ہے، بن ہی نہیں سکتی۔

(5)

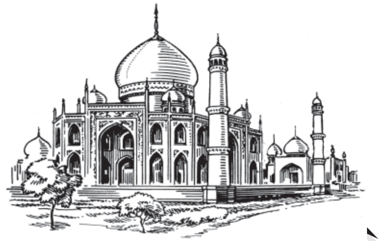

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت

(1) رکوع سے کھڑے ہوتے وقت اتنے سیدھے ہوجائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔

عن علی بن یحیی بن خلاد عن عمه أن رجلا دخل المسجد فذکر نحوه قال فیه :فقال النبی صلی الله علیه وسلم:....إنه لا تتم صلاة لأحد من الناس حتی یتوضأ فیضع الوضوء یعنی مواضعه ثم یکبر ویحمد الله جل وعز ویثنی علیه ویقرأ بما تیسر من القران ثم یقول الله أکبر ثم یرکع حتی تطمئن مفاصله ثم یقول سمع الله لمن حمده حتی یستوی قائما۔

سنن أبی داود۔ کتاب الصلاۃ۔ باب صلاۃ من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود، رقم الحدیث 857: طبع دار الکتب العلمیة بیروت

ترجمہ: حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا : تم لوگوں میں سے کسی شخص کی نماز پوری نہیں ہوسکتی جب تک کہ ۔۔۔۔ پھر اس (رکوع) کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور (بالکل) سیدھا کھڑا ہوجائے۔

(2) اس حالت میں بھی نظر سجدے کی جگہ پر رہنی چاہئے۔

اس سلسلے میں پہلے احادیث گزر چکی ہیں ، خاص طور پر گزشتہ عنوان کا فقرہ نمبر ۷ دیکھیں۔

(3) بعض لوگ کھڑے ہوتے وقت کھڑے ہونے کے بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کرتے ہیں، اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کے لئے چلے جاتے ہیں ، ان کے ذمے نماز کا لوٹانا واجب ہوجاتا ہے، لہذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں۔ جب تک سیدھے ہونے کا اطمینان نہ ہوجائے، سجدے میں نہ جائیں۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اس اطمینان کی کتنی تاکید بیان فرمائی ہے، اس کا اندازہ آنے والی حدیث پاک سے ہوسکتا ہے:

عن أبی هریرةؓ أن رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل المسجد، فدخل رجل فصلی ثم جاء فسلم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فرد رسول الله صلی الله علیه وسلم علیه السلام وقال :ارجع فصل فإنك لم تصل۔ فرجع الرجل فصلی کما کان صلی ثم جاء إلی النبی صلی الله علیه وسلم فسلم علیه فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم :وعلیك السلام ثم قال : ارجع فصل فإنك لم تصل حتی فعل ذلك ثلاث مرار، فقال الرجل :والذی بعثك بالحق ما أحسن غیر هذا فعلمنی. قال : إذا قمت إلی الصلاة فکبر ثم اقرأ

ما تیسر معك من القران ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم اجلس حتى تطمئن جالسا ثم افعل ذلك فى صلاتك كلها۔

سنن أبی داود۔ کتاب الصلاۃ۔باب صلاۃ من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود،رقم الحدیث856:طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، تو ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور (جلدی جلدی) نماز پڑھی، پھر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیا، اور ارشاد فرمایا: تو واپس ہو جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی، تو وہ شخص واپس ہوا اور نماز پڑھی جیسے کہ پہلے نماز پڑھی تھی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وعلیک السلام، پھر ارشاد فرمایا: واپس ہو جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی، یہاں تک کہ یہ تین مرتبہ کہا۔ اس شخص نے عرض کیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے بہتر نہیں پڑھ سکتا، آپ مجھے سکھا دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو، پھر قرآن کا جو حصہ تمہارے لئے آسان ہو وہ پڑھو، پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں جمے رہو، پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں جمے رہو، پھر بیٹھ جاؤ، یہاں تک کہ بیٹھنے میں جمے رہو پھر اپنی تمام نماز میں ایسا ہی سکون اختیار کرو۔

---

(6)

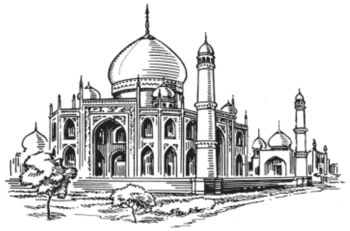

سجدے میں جاتے وقت

سجدے میں جاتے وقت اس طریقے کا خیال رکھیں کہ:

(1) سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر انہیں زمین کی طرف اس طرح لے جائیں کہ سینہ آگے کو نہ جھکے، جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں، اس کے بعد سینے کو جھکائیں۔

(2) جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں، اس وقت تک اوپر کے دھڑ کو جھکانے سے حتی الامکان پرہیز کریں۔ آج کل سجدے میں جانے کے اس مخصوص ادب سے بے پرواہی بہت عام ہوگئی ہے، اکثر لوگ شروع ہی سے سینہ آگے کو جھکا کر سجدے میں جاتے ہیں، لیکن صحیح طریقہ وہی ہے، جو نمبر 1 اور نمبر 2 میں بیان کیا گیا، بغیر کسی عذر کے اس کو نہ چھوڑنا چاہئے۔

(3) گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ قال :رأیت رسول الله صلى الله عليه و سلم إذا سجد يضع ركبتيه قبل يديه وإذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه

والعمل عليه عند أكثر أهل العلم يرون أن يضع الرجل ركبتيه قبل يديه وإذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه۔

سنن الترمذي ۔ ابواب الصلاۃ ۔باب ما جاء في وضع الركبتين قبل اليدين في السجود۔رقم الحديث268:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھتے اور جب (سجدہ) سے اٹھتے تو ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں :

اکثر اہل علم کا عمل اسی پر ہے۔ ان کی رائے یہی کہ سجدے میں جاتے وقت نمازی اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھے اور جب سجدے سے اٹھے تو اپنے دونوں ہاتھ، اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے اٹھائے۔

(7)

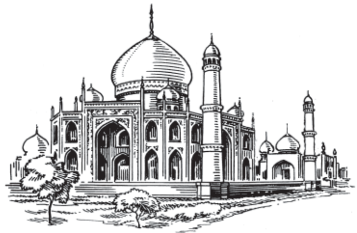

سجدے میں

(1) سجدے میں سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں۔

حدیث پاک میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ کی یہی کیفیت بیان کی گئی ہے:

عن وائل بن حجر ؓ أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين دخل في الصلاة كبر ....فلما سجد سجد بين كفيه۔

صحيح مسلم ،باب وضع يده اليمنى على اليسرى بعد تكبيرة الإحرام تحت صدره فوق سرته ووضعهما في السجود على الأرض حذو منكبيه، رقم الحديث :401طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ نماز میں داخل ہوتے وقت دونوں ہاتھ اٹھائے ۔۔۔۔۔(یہاں تک کہ انہوں نے کہا) پس جب نبی ﷺ نے سجدہ کیا، تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔

(2) سجدے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند ہونی چاہئیں، یعنی انگلیاں بالکل ملی ہوئی ہوں، اور ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

رکوع اور سجدے میں انگلیوں کے بارے میں وضاحت کیلئے یہ حدیث پاک پڑھیں:

عن علقمة بن وائل عن أبيه قال :كان رسول الله صلى الله عليه و سلم إذا ركع فرج أصابعه وإذا سجد ضم أصابعه۔

المعجم الكبير۔الطبرانی۔ باب الواو۔ وائل بن حجر الحضرمي القيل۔رقم الحديث26:

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد- بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ وَالتَّكْبِيرِ فِيهَا۔رقم الحديث :(135/2)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع میں جاتے تو اپنی انگلیوں کو کھول لیتے اور جب سجدے میں جاتے تو اپنی انگلیوں کو ملا لیتے۔

(3) انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہونا چاہئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کار یہی تھا۔ چنانچہ یہ حدیث پڑھیں:

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ :كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ وِجَاهَ الْقِبْلَةِ

مصنف ابن أبي شيبة –كتاب الصلاة باب مَنْ كَانَ يَقُولُ :إِذَا سَجَدَ فَلْيُوَجِّهُ يَدَيْهِ إِلَى الْقِبْلَةِ (491/2)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں :نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو قبلہ رخ رکھتے تھے۔

(4) کہنیاں زمین سے اٹھی ہونی چاہئیں، کہنیوں کو زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

مردوں کو سجدے میں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ حدیث پڑھیں:

عن البراء رضی اللہ عنہ قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك

صحيح مسلم –كتاب الصلاة ۔ باب الاعتدال في السجود۔رقم الحديث494:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو، اور کہنیاں زمین سے اٹھالو۔

(5) دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہٹے ہوئے ہونے چاہئیں، انہیں پہلوؤں سے بالکل ملا کر نہ رکھیں۔

حدثنا أحمر بن جزء صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا سجد جافى عضديه عن جنبيه حتى نأوى له

سنن أبى داود –كتاب الصلاة- باب صفة السجود-رقم الحديث900:-طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت احمر بن جزء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ میں جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں بازوؤں کو دونوں پہلوؤں سے الگ رکھتے، یہاں تک کہ ہم لوگوں کو (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشقت اور تکلیف پر) رحم آنے لگتا۔

(6) کہنیوں کو دائیں بائیں اتنی دور تک بھی نہ پھیلائیں، جس سے برابر کے نماز پڑھنے والوں کو تکلیف ہو۔

کسی مسلمان کو تکلیف دینا تو عام حالات میں بھی درست نہیں ہے، پھر نماز کے اہم ترین

رکن سجدے میں تو اس سے بالکل ہی بچنا چاہیے۔

(7) رانیں پیٹ سے ملی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں، پیٹ اور رانیں الگ الگ رکھی جائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدے کی کیفیت میں یہ وضاحت ان احادیث میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں:

عن ميمونةؓ قالت : كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا سجد لو شاءت بهمة أن تمر بين يديه لمرت۔

صحيح مسلم، باب ما يجمع صفة الصلاة وما يفتتح به ويختم به۔ رقم الحديث 496:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: نبی ﷺ جب سجدہ کرتے، تو اگر بکری کا بچہ ان کے ہاتھوں کے درمیان گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔

عن عبد الله بن مالك ابن بحينة الأسديؓ قال :كان النبي ﷺ إذا سجد فرج بين يديه حتى نرى إبطيه قال :وقال ابن بكير حدثنا بكر بياض إبطيه۔

صحيح البخاري، كتاب المناقب ،باب صفة النبي ﷺ، رقم الحديث 3564:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کے درمیان کشادگی کرتے یہاں تک کہ ہم ان کے بغلوں کو دیکھ لیتے تھے اور ابن بکیر نے کہا ہے کہ ہمیں بکر نے خبر دی کہ ”ہم ان کے بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتے“۔

(8) پورے سجدے کے دوران ناک زمین پر ٹکی رہے زمین سے نہ اٹھے۔

حدیث پاک میں اس کی تاکید یوں آئی ہے:

عن ابن عباسؓ أن النبي صلى الله عليه وسلم قال :

لا صلاة لمن لم يمس أنفه الأرض

هذا حديث صحيح على شرط البخاري ولم يخرجاه

المستدرك-الحاكم-رقم الحديث 997:

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی ہے جس کی ناک (سجدے میں) زمین کو نہ چھوئے۔

(9) دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے جائیں کہ ایڑھیاں اوپر ہوں، اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہوگئی ہوں، جو لوگ اپنے پاؤں کی بناوٹ کی وجہ سے تمام انگلیاں موڑنے پر قادر نہ ہوں وہ جتنی موڑ سکیں، اتنی موڑنے کا اہتمام کریں، بلا وجہ انگلیوں کو سیدھا زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

اس بارے میں یہ حدیث شریف پڑھ لیں:

عن محمد بن عمرو بن عطاء أنه كان جالسا مع نفر من أصحاب النبي، فذكرنا صلاة النبي، فقال أبو حميد الساعديؓ :فإذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل بأطراف أصابع رجليه القبلة۔

صحيح البخاري، كتاب الاذان باب سنة الجلوس في التشهد، رقم الحديث 828:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ وہ کئی صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے

اور سب نبی کریم ﷺ کی نماز کا تذکرہ کر رہے تھے۔ تب حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو نہ تو بچھاتے اور نہ ہی بند کرتے ، اور پاؤں کی انگلیوں کے کنارے قبلے کی طرف کر لیتے تھے۔

(10) اس بات کا خیال رکھیں کہ سجدے کے دوران پاؤں زمین سے اٹھنے نہ پائیں بعض لوگ اس طرح سجدہ کرتے ہیں کہ پاؤں کی کوئی انگلی ایک لمحہ کے لئے بھی زمین پر نہیں ٹکتی، اس طرح سجدہ ادا نہیں ہوتا اور نتیجۃً نماز بھی نہیں ہوتی، اس سے اہتمام کے ساتھ پرہیز کریں۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن النبي ﷺ قال :السجود على سبعة أعضاء اليدين والقدمين والركبتين والجبهة۔

المعجم الأوسط ،الطبرني، عن بن عباس رضى الله عنهما،رقم الحديث1687:

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا : سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے، دونوں ہاتھوں پر، اور دونوں پاؤں پر، اور دونوں گھٹنوں پر، اور پیشانی پر۔

(11) سجدے کی حالت میں کم از کم اتنی دیر گزاریں کہ تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں۔ پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھا لینا منع ہے۔
اس سلسلے کی روایات رکوع کے بیان میں گزر چکی ہیں، وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

---

(8)

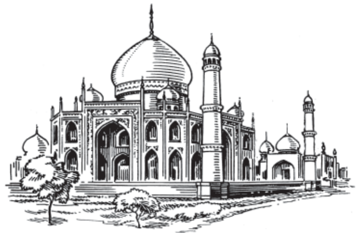

دونوں سجدوں کے درمیان

(1) ایک سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے دوزانو سیدھے بیٹھ جائیں، پھر دوسرا سجدہ کریں، ذرا سا سر اٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گناہ ہے اور اس طرح کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔

جن احادیث میں نماز کے اندر سکون و اطمینان کا حکم پہلے گزر چکا ہے، ان کے علاوہ یہ حدیث بھی اسی بات کو واضح کر رہی ہے:

عن عائشة رضي الله عنها قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح الصلاة بالتكبير.... وكان إذا رفع رأسه من السجدة لم يسجد حتى يستوي جالسا۔

صحيح مسلم ، كتاب الصلاة ،باب ما يجمع صفة الصلاة ۔رقم الحديث498:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرتے (درمیان میں تفصیلی روایت ہے اور اس میں ہے کہ) نبی ﷺ پہلے سجدہ سے جس وقت سر اٹھاتے، اس وقت تک دوسرے سجدے میں نہ جاتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے۔

(2) بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں، اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کریں کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں، بعض لوگ دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان کی ایڑھیوں پر بیٹھ جاتے ہیں، یہ طریقہ صحیح نہیں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کا انداز اس حدیث میں ملاحظہ فرمائیں:

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت :كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح الصلاة بالتكبير.... وكان يفرش رجله اليسرى وينصب رجله اليمنى وكان ينهى عن عقبة الشيطان وينهى أن يفترش الرجل ذراعيه افتراش السبع وكان يختم الصلاة بالتسليم۔

(صحيح مسلم، باب ما يجمع صفة الصلاة۔ رقم الحديث498:)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرتے (درمیان میں تفصیلی روایت ہے اور اس میں ہے کہ) نبی ﷺ اپنا بایاں پاؤں پھیلاتے، اور دایاں پاؤں کھڑا کرتے، اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے، اور اس بات سے منع کرتے کہ آدمی اپنے بازوؤں کو درندے کے پھیلانے کی طرح پھیلائے، اور سلام کے ساتھ نماز ختم کرتے تھے۔

عظیم صحابی کے ارشاد سے بھی اس طریقے کی تائید ہوتی ہے:

عن عبد الله وهو ابن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما عن أبيه قال: من سنة الصلاة أن تنصب القدم اليمنى واستقباله بأصابعها القبلة والجلوس على اليسرى۔

سنن النسائي، كتاب التطبيق، باب الاستقبال بأطراف أصابع القدم

القبلة عند القعود للتشهد، رقم الحديث 1155: طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت عبداللہ سے روایت ہے، (اور یہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں) انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ وہ ارشاد فرماتے تھے: دایاں پاؤں کھڑا کرنا، اور اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا، اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا، نماز کی سنتوں میں سے ہے۔

(3) بیٹھنے کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے ہونے چاہئیں، مگر انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئی نہ ہوں، بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے کے ابتدائی کنارے تک پہنچ جائیں۔

یہ صحابی مسنون طرزِ عمل اسی طرح بیان کرتے ہیں:

عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ قال :قدمت المدينة قلت لأنظرن إلى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم.... فلما جلس يعني للتشهد افترش رجله اليسرى ووضع يده اليسرى يعني على فخذه اليسرى ونصب رجله اليمنى

قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل عليه عند أكثر أهل العلم

سنن الترمذي، باب ما جاء كيف الجلوس في التشهد، رقم الحديث292: طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: میں مدینہ آیا تو میں نے کہا کہ میں ضرور بالضرور نبی ﷺ کی نماز دیکھوں گا..... تو جب

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشہد کے لئے بیٹھ گئے تو آپ نے اپنا بایاں پاؤں پھیلایا اور بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا، اور دایاں پاؤں کھڑا کرلیا۔

(4) بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی طرف ہونی چاہئیں۔

جیسا کہ اس حدیث میں ہے:

عن عامر بن عبد الله بن الزبير رضي الله عنهما عن أبيه بهذا الحديث قال :لا يجاوز بصره إشارته۔

سنن أبی داود ، کتاب الصلاۃ ،باب الإشارۃ فی التشھد،رقم الحدیث 990:طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں منقول ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں بیٹھتے تو آپ کی نگاہ، آپ کی انگلی کے اشارہ پر رہتی۔

(5) اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم ازکم ایک مرتبہ سبحان اللہ کہا جاسکے، اور اگر اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ** پڑھا جاسکے تو بہتر ہے لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے۔

اس بارے میں حدیث شریف اور مسئلہ کی مکمل وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

عن ابن عباس رضي الله عنهما :أن النبي صلى الله عليه و سلم كان يقول بين السجدتين :اللهم اغفر لي وارحمني واجبرني واهدني وارزقني۔

سنن الترمذي ، ابواب الصلاۃ ،باب ما یقول بین السجدتین،رقم الحدیث 284:طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ کلمات پڑھتے تھے :

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، میری مصیبت اور نقصان کی تلافی فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔

مردوں کی فرض نماز جماعت کے ساتھ ہی ہونی چاہیے اور باجماعت نماز کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید یہ ہے:

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال :إذا صلى أحدكم للناس فليخفف فإن منهم الضعيف والسقيم والكبير وإذا صلى أحدكم لنفسه فليطول ما شاء۔

صحیح البخاري-کتاب الاذان ، باب إذا صلى لنفسه فليطول ما شاء،رقم الحدیث 703:طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت

صحیح مسلم–کتاب الصلاۃ،باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاۃ في تمام ،رقم الحدیث 467:طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

جب تم سے کوئی شخص لوگوں کو (فرض) نماز پڑھائے تو مختصر نماز پڑھائے۔ کیونکہ لوگوں میں کمزور، بیمار اور بوڑھے سب ہی ہوتے ہیں۔ اور جب تم سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو وہ جتنا چاہئے لمبی نماز پڑھے۔

فرض نمازوں میں دعائیں پڑھنے کے بارے میں مزید وضاحت امداد الفتاویٰ کے مندرجہ ذیل سوال وجواب سے ہوجاتی ہے:

سوال:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبي ﷺ كا ن يقول بين السجدتين اللهم اغفرلی وارحمنی واجبرنی واهدنی وارزقنی رواه الترمذی۔

حنفیہ نے اس کو نوافل پر محمول کیا ہے اس کی دلیل قوی کیا ہے؟

الجواب:

روی الشیخان عن ابی هريرة رضی الله عنه قال:قال رسول الله اذا صلی احدكم للناس فليخفف

مشكوة باب ماعلی الامام

وفی رد المحتار تحت قول الدر المختار :وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا ذِكْرٌ مَسْنُونٌ :مانصه بَلْ فِيهِ إشَارَةٌ إلَى أَنَّهُ غَيْرُ مَكْرُوهٍ إذْ لَوْ كَانَ مَكْرُوهًا لَنَهَى عَنْهُ كَمَا يَنْهَى عَنْ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَدَمِ كَوْنِهِ مَسْنُونًا لَا يُنَافِي الْجَوَازَ كَالتَّسْمِيَةِ بَيْنَ الْفَاتِحَةِ وَالسُّورَةِ، بَلْ يَنْبَغِي أَنْ يُنْدَبَ الدُّعَاءُ بِالْمَغْفِرَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

وفِيه عن الْحِلْيَةِ إنْ ثَبَتَ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَلْيَكُنْ فِي حَالَةِ الِانْفِرَادِ، أَوْ الْجَمَاعَةِ وَالْمَأْمُومُونَ مَحْصُورُونَ لَا يَتَثَقَّلُونَ بِذَلِكَ

حاشية ابن عابدين كتاب الصلاة،مطلب في اطالة الركوع للجائي (261/2تا262) طبع دار المعرفة بيروت

ان روایات کے استیعاب (مکمل طور پر دیکھنے) کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ حنفیہ مکتوبات (فرائض) میں اور جماعت میں بھی (دعاؤں کو) مطلقاً منع نہیں کرتے بلکہ جب قوم (نمازیوں) پر ثقیل (مشکل) ہو جو خود حدیث متفق علیہ میں مصرح (واضح) ہے اور سنیت کی نفی سے" موکدہ" کی نفی مقصود ہے، سو اس میں کسی حدیث سے تعارض نہیں۔

امداد الفتاویٰ، تحقیق مذہب حنفیہ و ادعیہ ماثورہ بین السجدتین وغیرہ (183/1) مکتبہ دار العلوم کراچی

(9)

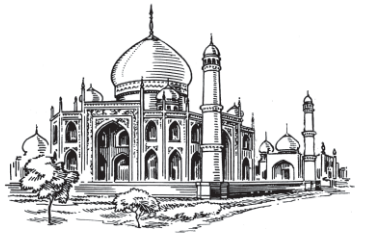

دوسرا سجدہ اور اس سے اٹھنا

(1) دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

(2) سجدے کی ہیئت وہی ہونی چاہئے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی۔

(3) سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔

وَإِذَا أَرَادَ الرَّفْعَ يَرْفَعُ أَوَّلًا جَبْهَتَهُ ثُمَّ أَنْفَهُ ثُمَّ يَدَيْهِ ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ۔

الفتاوى الهندية ،الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي سُنَنِ الصَّلَاةِ وَآدَابِهَا وَكَيْفِيَّتِهَا(75/1)

(4) اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے لیکن اگر جسم بھاری ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لینا بھی جائز ہے۔

عن أبي هريرةؓ قال :كان النبي صلى الله عليه و سلم ينهض في الصلاة على صدور قدميه۔

قال أبو عيسى حديث أبي هريرة عليه العمل عند أهل العلم

يختارون أن ينهض الرجل في الصلاة على صدور قدميه ، و خالد بن إلياس هو ضعيف عند أهل الحديث قال ويقال خالد بن إياس أيضا

(سنن الترمذي ،ابواب الصلاة، عن أبي هريرة ،رضى الله عنه ،رقم الحديث288:طبع داراالكتب العلمية بيروت

قلت:ولا يخفى حديثه هذا له شواهد صحيحه۔

اعلاءالسنن، باب ترك جلوس الاستراحة ,(815/2)طبع دارالفكر بيروت

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں : نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں دونوں پاؤں کی انگلیوں پر زور دے کر کھڑے ہوتے تھے۔

(5) اٹھنے کے بعد ہر رکعت کے شروع میں سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں۔

عن نعيم المجمر قال صليت وراء أبي هريرةؓ فقرأ بسم الله الرحمن الرحيم ثم قرأ بأم القران حتى إذا بلغ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال امين فقال الناس امين ويقول كلما سجد الله أكبر وإذا قام من الجلوس في الاثنتين قال الله أكبر وإذا سلم قال : والذي نفسي بيده إني لأشبهكم صلاة برسول الله صلى الله عليه وسلم۔

سنن النسائي -كتاب الافتتاح ،باب قراءة بسم الله الرحمن الرحيم،رقم الحديث902:طبع دارالكتب العلمية بيروت

هذاصحيح ورواته كلهم ثقات

اعلاء السنن ،باب سنية التعوذو التسمیةوترک الجهربهما

،(707/2)طبع دارالفکربیروت

ترجمہ: نعیم مجمر سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے (نماز میں) تھا تو انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم تلاوت کی پھر سورہ فاتحہ تلاوت کی..... اورحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب سلام پھیرتے تو فرماتے : اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے ،میری نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے ساتھ تمہاری نمازوں کی نسبت زیادہ مشابہ ہے۔

---

(10)

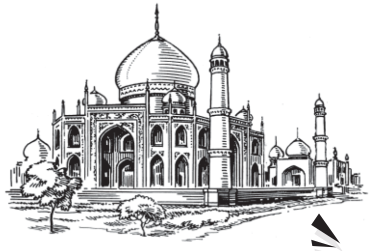

قعدے میں

(1) قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہوگا جو سجدوں کے بیچ میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا۔

(2) التحیات پڑھتے وقت جب "أشهد أن لا" پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں اور "إلا الله" پر گرا دیں۔

عن ابن عمر رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا جلس في الصلاة وضع يديه على ركبتيه ورفع إصبعه اليمنى التي تلي الإبهام فدعا بها ويده اليسرى على ركبته اليسرى باسطها عليها۔

(صحيح مسلم ،كتاب المساجد ومواضع الصلاة،باب صفة الجلوس في الصلاة وكيفية وضع اليدين على الفخذين،رقم الحديث580:طبع دار الكتب العلمية بيروت)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی دائیں انگلی کو اٹھاتے جو انگوٹھے کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ گواہی دیتے، آپ کا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر پھیلا ہوا ہوتا۔

مشہور محدث حضرت ملا علی قاریؒ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وعندنا يرفعها عند لا إله ويضعها عند إلا الله لمناسبة الرفع للنفي وملائمة الوضع للإثبات ومطابقة بين القول والفعل حقيقة۔

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة، باب التشهد (575/2) طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: ہمارے نزدیک نمازی لا إله پر انگلی اٹھائے گا اور إلا الله پر انگلی پر رکھے گا کیونکہ انگلی اٹھانے کا اشارہ نفی کے مناسب ہے اور انگلی رکھنے کی مناسبت اثبات سے ہے تو نمازی کے قول اور فعل میں حقیقی طور پر مطابقت ہو جائے گی۔

(3) اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں، چھنگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کریں، اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائیں کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہوئی ہو، بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اٹھانی چاہئے۔

اشارہ کا یہ طریقہ مختلف احادیثِ مبارکہ کے مجموعہ سے ثابت ہوتا ہے، ہم یہاں چند روایات لکھتے ہیں:

عن عبد الله بن الزبير رضی اللہ عنہما أنه ذكر أن النبى صلى الله عليه وسلم كان يشير بأصبعه إذا دعا ولا يحركها

سنن أبى داود- كتاب الصلاة- باب الإشارة فى التشهد -رقم الحديث 989: طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا (یعنی تشہد) پڑھتے تو اپنی انگلی سے اشارہ کرتے، لیکن اس کو حرکت نہیں دیتے تھے۔

عن علي بن عبد الرحمن المعاوي أنه قال: راني عبد الله بن عمر وأنا أعبث بالحصى في الصلاة فلما انصرف نهاني فقال اصنع كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع فقلت وكيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع قال كان إذا جلس في الصلاة وضع كفه اليمنى على فخذه اليمنى وقبض أصابعه كلها وأشار بإصبعه التي تلي الإبهام ووضع كفه اليسرى على فخذه اليسرى

(صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب صفة الجلوس في الصلاة وكيفية وضع اليدين على الفخذين، رقم الحديث 580: طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: علی بن عبد الرحمن معاوی سے روایت ہے، کہ انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا کہ میں نماز میں کنکریوں کے ساتھ کھیل رہا تھا (درمیان میں تفصیلی روایت ہے، یہاں تک کہ اس روای نے کہا) میں نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے کرتے تھے؟ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں بیٹھتے تو اپنی دائیں ہتھیلی کو دائیں ران پر رکھتے، اور اپنی (دائیں ہاتھ کی) تمام انگلیاں بند کرتے، اور اس انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے جو انگوٹھے کے ساتھ ملی ہوئی ہے (یعنی مسبحہ) اور اپنی بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے۔

(4) "إلا الله" کہتے وقت شہادت کی انگلی تو نیچے کریں، لیکن باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی، اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔

حدثني مالك بن نمير الخزاعي من أهل البصرة أن أباه حدثه أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم قاعدا في الصلاة واضعا ذراعه اليمنى على فخذه اليمنى رافعا أصبعه السبابة قد أحناها شيئا۔

سنن النسائي الكبرى-كتاب السهو۔ باب إحناء السبابة فى الاشارة، رقم الحديث 1271: طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت مالک بن نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے دوران دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھے ہوئے بیٹھے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہادت کی انگلی کو اٹھائے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو تھوڑا سا جھکایا ہوا تھا۔

(11)

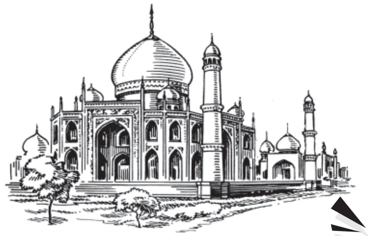

سلام پھیرتے وقت

(1) دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو آپ کے رخسار نظر آجائیں۔

عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسلم عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله حتى يرى بياض خده الأيمن وعن يساره السلام عليكم ورحمة الله حتى يرى بياض خده الأيسر۔

سنن النسائي، كتاب السهو، باب كيف السلام على الشمال، رقم الحديث 1322: طبع دارالكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دائیں طرف سلام پھیرتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے، یہاں تک کہ آپ کے دائیں رخسار کی سفیدی دیکھی جاتی اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے سلام پھیرتے، یہاں تک کہ آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آجاتی۔

(2) سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہونی چاہئیں۔

نماز میں نگاہیں پست رہنی چاہئیں کہ یہی خشوع کے مناسب ہے، جیسا کہ پہلے روایات

میں گزر گیا۔ جب سلام مسنون طریقے سے پھیریں گے اور نظریں جھکائیں گے تو وہ کندھے پر ہی پڑیں گی۔

(3) جب دائیں طرف گردن پھیر کر "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" تو یہ نیت کریں کہ دائیں طرف جو انسان اور فرشتے ہیں ان کو سلام کر رہے ہیں، اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسانوں اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔

عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال :كنا إذا صلينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا :السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله وأشار بيده إلى الجانبين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :علام تومئون بأيديكم كأنها أذناب خيل شمس، إنما يكفي أحدكم أن يضع يده على فخذه ثم يسلم على أخيه من على يمينه وشماله۔

صحیح مسلم—کتاب الصلاة۔ باب الأمر بالسکون في الصلاة والنهي عن الإشارة بالید ورفعها عند السلام وإتمام الصفوف الأول والتراص فیها والأمر بالاجتماع۔ رقم الحدیث431: طبع دار الکتب العلمیة بیروت۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے اور اپنے ہاتھ سے دونوں طرف اشارہ کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے ہاتھوں سے کیا اشارہ کرتے ہو جیسا کہ شریر گھوڑوں کی دم (ہلتی ہیں) تمہیں تو ہاتھوں کو اپنی ران پر رکھنا اور پھر دائیں اور بائیں اپنے بھائی کو سلام کرنا کافی ہے۔ (یعنی دائیں بائیں سلام پھیرتے وقت اپنے نمازی بھائی کو سلام کرنے کی نیت کرو)

(12)

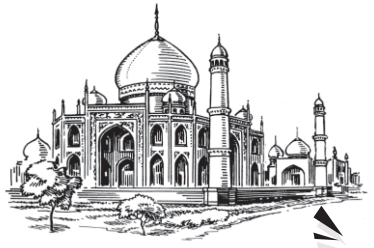

دعا کا طریقہ

(1) دعا کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ وہ سینے کے سامنے آجائیں، دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی سا فاصلہ ہو، نہ ہاتھوں کو بالکل ملائیں، اور نہ دونوں کے درمیان زیادہ فاصلہ رکھیں۔

(2) دعا کرتے وقت ہاتھوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے سامنے رکھیں۔

عن محمد بن أبي يحيى قال :رأيت عبد الله بن الزبير رضی اللہ عنہما ورأى رجلا رافعا يديه يدعو قبل أن يفرغ من صلاته فلما فرغ منها قال :إن رسول الله صلى الله عليه و سلم لم يكن يرفع يديه حتى يفرغ من صلاته۔

مجمع الزوائد، الهیثمی، باب ما جاء في الإشارة في الدعاء ورفع الیدین، رقم الحدیث17345:

ترجمہ : محمد بن ابی یحیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو اس وقت دیکھا جب ان کی نظر ایک شخص پر پڑھی جو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہا تھا، جب وہ نماز سے فارغ ہوگیا تو آپ نے اس کو کہا : بے شک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے تھے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال :كان رسول الله صلى الله عليه و سلم إذا دعا جعل باطن كفه إلى وجهه۔

المعجم الكبير الطبراني، احاديث عبدالله بن العباس بن عبدالمطلب، ،رقم الحديث12234:

ترجمہ :حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا مانگتے تو اپنی ہتھیلیوں کا رُخ اپنے چہرے کی طرف کر لیتے تھے۔

وقد ورد أنه في الدعاء يوم عرفة أنه جمع بين كفيه وجعلهما مقابل صدره كاستطعام المسكين

مرقاۃ المفاتيح شرح مشكاۃ المصابيح، كتاب الدعوات(138/7)

وَالْأَفْضَلُ فِي الدُّعَاءِ أَنْ يَبْسُطَ كَفَّيْهِ وَيَكُونَ بَيْنَهُمَا فُرْجَةٌ، وَإِنْ قَلَّتْ وَالْمُسْتَحَبُّ أَنْ يَرْفَعَ يَدَيْهِ عِنْدَ الدُّعَاءِ بِحِذَاءِ صَدْرِهِ،

الفتاوى الهندية ،الْبَاب الرَّابع فِي الصَّلَاة وَالتَّسْبِيح وَرَفَعَ الصوت عِنْدَ قِرَاءَۃ الْقُرْآن (318/5)

(13)

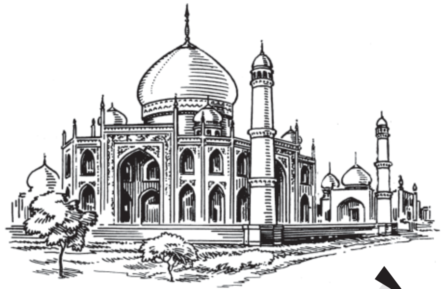

خواتین کی نماز

اللہ تعالیٰ نے خواتین کی عزت کے اظہار اور ان کے تحفظ کے لئے انہیں پردے کا حکم دیا ہے۔ دینِ اسلام کے ہر حکم میں خواتین کی یہ شان نمایاں ہے، اسی لئے نماز میں بھی اسی بات کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

نماز میں صفوں کی ترتیب کے لحاظ سے خواتین کی صفیں آخر میں ہوتی تھیں، عورت کی نماز بغیر سر ڈھانپے اور ٹخنے چھپائے درست نہیں۔ اسی طرح اگر امام نماز میں غلطی کرے تو مردوں کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ تسبیح کہہ کر متوجہ کریں لیکن خواتین کو حکم دیا گیا کہ وہ صرف ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر ماریں تاکہ اس سے امام کو اپنی غلطی کا اندازہ ہو جائے۔ یہ تمام باتیں صحیح احادیث میں آئی ہیں۔ ان کے علاوہ خاص طور پر طریقہ نماز میں مرد اور عورت کے فرق پر کئی احادیث مبارکہ اور آثار صحابہ منقول ہیں، جو آگے آپ پڑھ لیں گے۔

انہی احادیث اور آثار کی بناء پر فقہاء کرامؒ نے خواتین کی نماز کے کئی فرق بیان کئے ہیں۔ خواتین کو چاہیے کہ ان کو یاد کر کے ان کے مطابق عمل کریں۔

اوپر نماز کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے، وہ مردوں کے لئے ہے، عورتوں کی نماز مندجہ ذیل معاملات میں مردوں سے مختلف ہے، لہذا خواتین کو ان مسائل کا خیال رکھنا چاہئے۔

(1) خواتین کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہئے کہ ان کے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہو۔ بعض خواتین کی کلائیاں کھلی رہتی ہیں، بعض خواتین کے کان کھلے رہتے ہیں، بعض خواتین اتنا چھوٹا دوپٹہ استعمال کرتی ہیں کہ اس کے نیچے بال لٹکے نظر آتے ہیں۔ یہ سب طریقے ناجائز ہیں اور اگر نماز کے دوران چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہا جاسکے تو نماز ہی نہیں ہوگی اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی، مگر گناہ ہوگا۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیه وسلم أنه قال :

لا يقبل الله صلاة حائض إلا بخمار۔

سنن أبی داود ،کتاب الصلاة،باب المرأة تصلی بغیر خمار،رقم الحدیث 641:طبع دار الکتب العلمیة بیروت

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بالغہ عورت کی نماز بغیر دوپٹہ کے اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا یعنی صحیح نہیں ہوتی۔

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُد فِي الْمَرَاسِيلِ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :إنَّ الْجَارِيَةَ إذَا حَاضَتْ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إلَّا وَجْهُهَا وَيَدَاهَا إلَى الْمِفْصَلِ۔

نصب الرایة لأحادیث الهدایة مع حاشیته بغیة الألمعي في تخریج الزیلعي بَابُ شروطِ الصَّلَاةِ(299/1)

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : لڑکی جب بڑی ہو جائے تو درست نہیں کہ سوائے اس کے چہرے اور ہاتھوں کے وہ بھی صرف جوڑ تک، اس کے جسم کا کوئی اور حصہ نظر آئے ۔

عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَيُّمَا امْرَأَةٍ صَلَّتْ وَلَمْ تُغَطِّ شَعْرَهَا ، لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلاَةٌ۔

مصنف ابن أبي شيبة - المرْأَةُ تُصَلِي وَ لا تُغَطِّي شَعْرَهَا (228/2)

ترجمہ: حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں : جو عورت نماز پڑھتی ہے اور اپنے بالوں کو نہیں ڈھانپتی تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

(2) خواتین کے لئے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے سے افضل ہے اور برآمدے میں پڑھنا صحن سے افضل ہے۔

احادیث مبارکہ میں اسی بات کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے کہ خواتین جتنا ہو سکے پوشیدہ جگہ پر ہی نماز پڑھیں۔ یہ روایات ملاحظہ فرمائیں:

عن عبد الله رضی اللہ عنہ عن النبی صلی الله علیه وسلم قال :

صلاة المرأة فی بیتها أفضل من صلاتها فی حجرتها وصلاتها فی مخدعها أفضل من صلاتها فی بیتها۔

سنن أبی داود۔ کتاب الصلاة، باب التشدید فی ذلك (خروج النساء إلی المسجد)، رقم الحدیث 570:طبع دار الکتب العلمیة بیروت

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کی نماز کمرے کے اندر زیادہ بہتر ہے، اس نماز سے جو گھر یعنی صحن میں پڑھے، اور اس کی نماز گھر کی اندرونی جگہ میں افضل ہے، اس نماز سے سے جو کھلی کوٹھڑی میں ہو۔

عن أم سلمة رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی الله علیه وسلم عن النبی صلی الله علیه وسلم قال :خیر مساجد النساء قعر بیوتهن۔

السنن الكبرى للبيهقي ،باب خير مساجد النساء قعر بيوتهن،رقم الحديث5566:

ترجمہ :ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کی بہترین مسجدیں ان کے گھروں کے اندرونی حصے ہیں۔

> (3) عورتوں کو نماز شروع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک نہیں ،بلکہ کندھوں تک اٹھانے چاہئیں ،اوروہ بھی دوپٹے کے اندرہی سے اٹھانے چاہئیں ،دوپٹے سے باہر نہ نکالے جائیں ۔(بہشتی زیور)

عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ قال: فقال لي رسول الله صلى الله علیه و سلم :یا وائل بن حجر!إذا صليت فاجعل يديك حذاء أذنيك والمرأة تجعل يديها حذاء ثدييها۔

المعجم الكبير۔الطبرانی، باب الواو، وائل بن حجر الحضرمي،رقم الحديث28:

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ،فرماتے ہیں کہ مجھے حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کا طریقہ سکھلایا تو فرمایا :اے وائل بن حجر! جب تم نماز شروع کرو تو اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور عورت اپنے ہاتھ چھاتیوں تک اٹھائے۔

عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ زَيْتُونَ ، قَالَ :رَأَيْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَرْفَعُ يَدَيْهَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهَا حِينَ تَفْتَتِحُ الصَّلاَةَ۔

مصنف ابن أبي شيبة – كتاب الصلاة ، في المرأة إذَا افْتَتَحَتِ الصَّلاَةَ ، إلَى أَيْنَ تَرْفَعُ يَدَيْهَا (421/2) طبع دار قرطبة بيروت

ترجمہ :ابن زیتون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ام درداؒ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ جس وقت نماز شروع کرتیں تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھاتیں۔

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :تُشِيرُ الْمَرْأَةُ بِيَدَيْهَا بِالتَّكْبِيرِ كَالرَّجُلِ ؟ قَالَ :لاَ تَرْفَعُ بِذَلِكَ يَدَيْهَا كَالرَّجُلِ ، وَأَشَارَ فَخَفَضَ يَدَيْهِ جِدًّا ، وَجَمَعَهُمَا إلَيْهِ جِدًّا ، وَقَالَ :إنَّ لِلْمَرْأَةِ هَيْئَةً لَيْسَتْ لِلرَّجُلِ ، وَإِنْ تَرَكَتْ ذَلِكَ فَلاَ حَرَجَ۔

مصنف ابن أبي شيبة – كتاب الصلاة ، في المرأة إذَا افْتَتَحَتِ الصَّلاَةَ ، إلَى أَيْنَ تَرْفَعُ يَدَيْهَا (421/2) طبع دار قرطبة بيروت

ترجمہ :ابن جریجؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاؒ سے پوچھا: کیا عورت بھی تکبیر کے وقت مرد ہی کی طرح ہاتھوں سے اشارہ کرے گی ؟ انہوں نے فرمایا: عورت مرد کی طرح ہاتھ نہیں اٹھائے گی اور پھر اشارہ کرکے بتایا جس میں انہوں نے اپنے ہاتھوں کو خوب نیچے رکھا اور اچھی طرح سمیٹ کر رکھا۔مزید انہوں نے فرمایا: اس ہاتھ اٹھانے میں عورت کا طریقہ مرد کے طریقے کی طرح نہیں ہے۔اگر عورت اس طریقے کو کبھی چھوڑ بھی دے تو کوئی تنگی کی بات نہیں۔

> (4) عورتیں ہاتھ سینے پر اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ دیں۔انہیں مردوں کی طرح ناف پر ہاتھ نہ باندھنے چاہئیں۔

بِخِلاَفِ الْمَرْأَةِ فَإِنَّهَا تَضَعُ عَلَى صَدْرِهَا؛ لِأَنَّهُ أَسْتَرُ لَهَا فَيَكُونُ فِي حَقِّهَا أَوْلَى

البحر الرائق، کتاب الصلاةباب صفة الصلاة (529/1) طبع دارالکتب العلمية بيروت

ترجمہ : بخلاف عورت کے کہ وہ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھے گی کیونکہ اس میں عورت کے لئے زیادہ پردہ ہے، تو یہی طریقہ اُس کے لئے بہتر ہوگا۔

(5) رکوع میں عورتوں کے لئے مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا کرنا ضروری نہیں، عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم جھکنا چاہئے۔ (طحطاوی علی المراقی ص 141)

وَالْمَرْأَةُ تَنْحَنِي فِي الرُّكُوعِ يَسِيرًا وَلَا تَعْتَمِدُ وَلَا تُفَرِّجُ أَصَابِعَهَا وَلَكِنْ تَضُمُّ يَدَيْهَا وَتَضَعُ عَلَى رُكْبَتَيْهَا وَضْعًا وَتَحْنِي رُكْبَتَيْهَا وَلَا تُجَافِي عَضُدَيْهَا.

الفتاوى الهندية، الباب الرابع في صفة الصلاة، الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي سُنَنِ الصَّلَاةِ وَآدَابِهَا وَكَيْفِيَّتِهَا (1/ 82) طبع دارالکتب العلمية بيروت

ترجمہ: عورت رکوع میں معمولی جھکے گی اور اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں پر ٹیک نہیں لگائے گی اور نہ وہ انگلیاں کھول کر رکھے گی بلکہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر اچھی طرح رکھ لے گی۔ اپنے گھٹنوں کو تھوڑا موڑ لے گی اور اپنے بازوؤں کو علیحدہ نہیں کرے گی۔

(6) رکوع کی حالت میں مردوں کو انگلیاں گھٹنوں پر کھول کر رکھنی چاہئیں، لیکن عورتوں کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ انگلیاں ملا کر رکھیں یعنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ (درمختار)

الْمَرْأَة تَضَعُ يَدَيْهَا عَلَى رُكْبَتَيْهَا وَضْعًا وَلَا تُفَرِّجُ أَصَابِعَهَا

حاشية ابن عابدين، کتاب الصلاة، مَطْلَبٌ فِي التَّبْلِيغِ خَلْفَ الْإِمَامِ (211/2) طبع دارالمعرفة بيروت

(7) عورتوں کو رکوع میں اپنے پاؤں بالکل سیدھے نہ رکھنے چاہئیں، بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑا ہونا چاہئے۔ (درمختار)

(8) مردوں کو حکم یہ ہے کہ رکوع میں ان کے بازو پہلوؤں سے جدا اور تنے ہوئے ہوں لیکن عورتوں کو اس طرح کھڑا ہونا چاہئے کہ ان کے بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔ (درمختار)

وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَتَنْحَنِي فِي الرُّكُوعِ يَسِيرًا وَلَا تُفَرِّجُ وَلَكِنْ تَضُمُّ وَتَضَعُ يَدَيْهَا عَلَى رُكْبَتَيْهَا وَضْعًا وَتَحْنِي رُكْبَتَيْهَا وَلَا تُجَافِي عَضُدَيْهَا لِأَنَّ ذَلِكَ أَسْتَرُ لَهَا.

حاشية ابن عابدين، کتاب الصلاة، مَطْلَبٌ قِرَاءَةُ الْبَسْمَلَةِ بَيْنَ الْفَاتِحَةِ وَالسُّورَةِ حَسَنٌ :(241/2) طبع دارالمعرفة بيروت

(9) عورتوں کو دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا چاہئے، خاص طور پر دونوں ٹخنے تقریباً مل جانے چاہئیں، پاؤں کے درمیان فاصلہ نہ ہونا چاہئے۔ (بہشتی زیور)

وإلصاق كعبيه

الدر المختار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة (211/2) طبع دارالکتب العلمية بيروت

بہشتی زیور کے حاشیہ میں ہے:

درمختار میں یہ حکم مطلق ہے مگر قواعد سے یہ حکم عورتوں کے لئے مخصوص معلوم ہوتا ہے، باقی مردوں کے لئے یہ حکم نہیں، وہ ٹخنے جدا رکھیں۔

كما يظهرمن كلام الطحاوى في معانى الأثار

بہشتی زیور مدلل (ص 131) طبع دارالاشاعت کراچی

(10) سجدے میں جاتے وقت مردوں کے لئے یہ طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں، اس وقت تک وہ سینہ نہ جھکائیں، لیکن عورتوں کے لئے یہ طریقہ نہیں ہے۔ وہ شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جا سکتی ہیں۔

(11) عورتوں کو سجدہ اس طرح کرنا چاہئے کہ ان کا پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے، اور بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں، نیز عورت پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھا دے۔

عن أبی سعید الخدریؓ صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال : خير صفوف الرجال الأول ، وخير صفوف النساء الصف المؤخر وكان يأمر الرجال أن يتجافوا فی سجودهم ، ويأمر النساء ينخفضن فی سجودهن ، وكان يأمر الرجال أن يفرشوا اليسرى وينصبوا اليمنى فی التشهد ، ويأمر النساء أن يتربعن۔

السنن الکبری۔ البیهقي باب ما يستحب للمرأة من ترك التجافی فی الركوع والسجود، رقم الحديث3323:

قال الباجی :التربّع على ضربين؛ أحدهما :أن يخالف بين رجليه فيضع رجله اليمنى تحت ركبته اليسرى ورجله اليسرى تحت ركبته اليمنى

والثانی :أن يتربع ويثني رجله من جانب واحد فتكون رجله اليسرى تحت فخذه وساقه اليمنى ويثني رجله فتكون عند أليته اليمنى، ويشبه أن هذه كانت قعدة الرجل

أوجز المسالك ،الكاندهلوی ،كتاب الصلاة، باب العمل في الجلوس في الصلاة (210/4) طبع دار القلم دمشق

ترجمہ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (درمیان میں تفصیلی روایت ہے اور اس میں ہے کہ) نبی ﷺ مردوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ خوب کھل کر سجدہ کرے اور عورتوں کو حکم دیتے تھے کہ وہ خوب سمٹ کر سجدہ کریں تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھا کریں، اور عورتوں کو حکم دیا کرتے کہ وہ چوکڑی مار کر بیٹھیں۔

(12) مردوں کے لئے سجدے میں کہنیاں زمین پر رکھنا منع ہے، لیکن عورتوں کو کہنیوں سمیت پوری بانہیں زمین پر رکھ دینی چاہئیں۔ درمختار

عن يزيد بن أبی حبيب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على امرأتين تصليان فقال :إذا سجدتما فضما بعض اللحم إلى الأرض ، فإن المرأة ليست فی ذلك كالرجل۔

السنن الکبری۔ البیهقي باب ما يستحب للمرأة من ترك التجافی فی الركوع والسجود، رقم الحديث3325:

ترجمہ : ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا : جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کے بعض حصوں کو زمین سے ملا دو، اس لئے کہ بے شک عورت اس بارے میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

عَنْ عَلِيٍّؓ قَالَ :إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَحْتَفِز ، وَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا.

مصنف ابن أبي شيبة - المرأة كيف تكُونُ فِي سُجُودِهَا (269/1)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے : عورت جب سجدہ کرے تو خوب سمٹ کر کرے اور اپنی رانوں کو اپنے پیٹ سے ملالے۔

عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :إذا جلست المرأة فى الصلاة وضعت فخذها على فخذها الأخرى ، وإذا سجدت ألصقت بطنها فى فخذيها كأستر ما يكون لها ۔

السنن الكبرى ۔البيهقي باب ما يستحب للمرأة من ترك التجافى فى الركوع والسجود، رقم الحديث3323:

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کی نماز کے بارے میں ارشاد فرمایا : عورت جب سجدہ میں جائے تو اپنا پیٹ رانوں سے ایسے طور پر چپکالے جو اس کے لئے زیادہ سے زیادہ پردہ کا ذریعہ ہو۔

السنن الكبرى ۔البيهقي باب ما يستحب للمرأة من ترك التجافى فى الركوع والسجود، رقم الحديث3323:

عن أبى سعيد الخدرى رضی اللہ عنہ صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال :وكان يأمر الرجال أن يتجافوا فى سجودهم ، ويأمر النساء ينخفضن فى سجودهن ۔ السنن الكبرى ۔البيهقي باب ما يستحب للمرأة من ترك التجافى فى الركوع والسجود، رقم الحديث3323:

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں : آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مردوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ خوب کھل کر سجدہ کیا کریں، اور عورتوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ خوب سمٹ کر سجدہ کریں۔

(13) سجدوں کے درمیان اور التحیات پڑھنے کے لئے جب بیٹھنا ہو تو بائیں کولھے پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں، اور دائیں پنڈلی پر رکھیں۔ (طحطاوی)

ابھی فقرہ نمبر 11 کے تحت جو حدیث پاک گزری ہے، وہ ملاحظہ فرمالیں۔ نیز فقہاء کرامؒ نے بھی صراحت کی ہے:

والمرأة تتورك فيهما أي في القعدتين وهو أي التورك أن تجلس على أليتها بالفتح اليسرى وتخرج كلتا رجليها من الجانب الأيمن لأنه أستر لها۔

مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر-كتاب الصلاة، (152/1تا153) طبع دار الكتب العلمية بيروت

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، فصل في بيان واجب الصلاة (ص173 :)

(14) مردوں کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ رکوع میں انگلیاں کھول کر رکھنے کا اہتمام کریں، اور سجدے میں بند رکھنے کا، اور نماز کے باقی افعال میں انہیں اپنی حالت پر چھوڑ دیں، نہ بند کرنے کا اہتمام کریں، نہ کھولنے کا لیکن عورتوں کے لئے ہر حالت میں حکم یہ ہے کہ وہ انگلیوں کو بند رکھیں، یعنی ان کے درمیان فاصلہ نہ چھوڑیں، رکوع میں بھی، سجدے میں بھی، دو سجدوں کے درمیان بھی، اور قعدوں میں بھی۔

وَتَنْحَنِي فِي الرُّكُوعِ قَلِيلًا، وَلَا تَعْقِدُ وَلَا تُفَرِّجُ فِيهِ أَصَابِعَهَا بَلْ تَضُمُّهَا.....وَتَتَوَرَّكُ فِي التَّشَهُّدِ.... وَتَضُمُّ

فِيهِ أَصَابِعَهَا، وَإِذَا نَابَهَا شَيْءٌ فِي صَلَاتِهَا تُصَفِّقُ وَلَا تُسَبِّحُ.

حاشية ابن عابدين كتاب الصلاة،مطلب في اطالة الركوع للجائي (259/2) طبع دار المعرفة بيروت

(15) عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ ہے۔ ان کے لئے اکیلی نماز پڑھنا ہی بہتر ہے۔ البتہ اگر گھر کے محرم گھر میں جماعت کر رہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جانے میں کچھ حرج نہیں۔ لیکن ایسے میں مردوں کے بالکل پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے۔ برابر میں ہرگز کھڑی نہ ہوں۔

عن عائشةؓ أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال: لا خير في جماعة النساء إلا في مسجد جماعة أو جنازة قتيل۔

المعجم الأوسط، الطبرانی، عن عائشة رضی الله عنها، من اسمه هارون، رقم الحديث 9359:

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کی جماعت میں کوئی خیر اور بھلائی نہیں، مگر یہ کہ مسجد میں یا جنازے (کی نماز) میں (مردوں کے ساتھ) ہو۔

عن أبي هريرةؓ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خير صفوف الرجال أولها وشرها اخرها وخير صفوف النساء اخرها وشرها أولها۔

صحيح مسلم—كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وإقامتها وفضل الأول فالأول منها،،، رقم الحديث 440: طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بری آخری صف ہے اور خواتین کے لئے سب سے بری پہلی صف ہے (جبکہ مردوں کی صفیں ان کے قریب ہوں) اور اچھی صف پچھلی صف ہے (جو کہ مردوں سے دور ہو)۔

اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا صلت المرأة الى جانب الرجل وكانا فى صلاة واحدة فسدت صلاته. اخرجه محمد فى الأثار۔

اعلاء السنن، باب فساد صلاة الرجال بمحاذاة النساء فی صلاة مشتركة جماعة (1319/3) طبع دار الفكر بيروت

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہؒ، حضرت حمادؒ سے اور وہ حضرت ابراہیمؒ سے روایت کرتے ہیں جب عورت مرد کے ساتھ کھڑی ہو کر نماز پڑھے اور دونوں ایک ہی نماز میں ہو تو مرد کی نماز ٹوٹ جائے گی۔

عن أنس بن مالكؓ قال: صليت أنا ويتيم في بيتنا خلف النبي وأمي أم سليم خلفنا

صحيح البخاري- كتاب الاذان، باب المرأة وحدها تكون صفا، رقم الحديث 727: طبع داراالكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اور یتیم (اور میری والدہ) نے اپنے گھر میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔

(14)

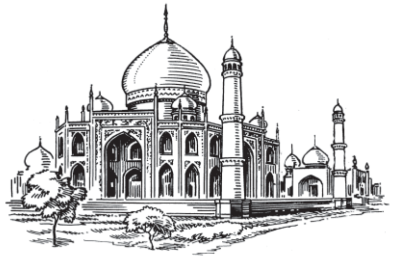

مسجد کے چند ضروری آداب

(1) مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں :

بَسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ الله

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں اور اللہ کے رسول ﷺ پر سلام ہو۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِك

ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

عن أبى أسيد الأنصارى ؓ يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل أحدكم المسجد فليسلم على النبى صلى الله عليه وسلم ثم ليقل اللهم افتح لى أبواب رحمتك فإذا خرج فليقل اللهم إنى أسألك من فضلك

سنن أبى داود، باب فیما يقوله الرجل عند دخوله المسجد، رقم الحديث:

ترجمہ: حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا : جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیئے کہ نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور یوں کہے : اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب نکلے

تو یوں کہے : اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

معمولی فرق کے ساتھ یہ دعا اس حدیث پاک میں بھی ہے:

عن فاطمة ؓ بنت رسول الله صلى الله عليه و سلم قالت :كان رسول الله صلى الله عليه و سلم إذا دخل المسجد يقول بسم الله والسلام على رسول الله اللهم اغفر لي ذنوبي وافتح لي أبواب رحمتك۔

سنن ابن ماجه - كتاب المساجد والجماعات، رقم الحديث 771: طبع دار الكتب العلمية بيروت

(2) مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ نیت کرلیں کہ جتنی دیر مسجد میں رہوں گا، اعتکاف میں رہوں گا، اس طرح ان شاء اللہ اعتکاف کا ثواب بھی ملے گا۔

عن عطاء ، قال :إن يعلى بن أمية كانت له صحبة ، وكان يعقد في المسجد ساعة ، ينوي به الاعتكاف۔

معرفة الصحابة لأبي نعيم الأصبهاني ,من اسمه يعلى (308/19)

ترجمہ: عطاءؒ کہتے ہیں کہ حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ جب مسجد میں تھوڑی دیر کے لئے بھی بیٹھتے تو اعتکاف کی نیت کرلیتے تھے۔

(3) داخل ہونے کے بعد اگلی صف میں بیٹھنا افضل ہے، لیکن اگر جگہ بھر گئی ہو تو جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں، لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے بڑھنا جائز نہیں۔

عن أبي هريرة ؓ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :لو يعلم الناس ما في النداء والصف الأول ثم لم يجدوا إلا أن يستهموا عليه لاستهموا۔

صحیح مسلم - باب تسویة الصفوف۔رقم الحدیث437:طبع دارالکتب العلمیة بیروت

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرلوگوں کواذان اور پہلی صف (میں کھڑے ہونے کااجروثواب) معلوم ہوجائے اور پھر سوائے اس کے کوئی راستہ نہ رہے کہ وہ قرعہ اندازی کریں تو وہ قرعہ اندازی بھی کرلیں۔

عن أبی الزاهریة قال كنا مع عبد الله بن بسر رضی اللہ عنہ صاحب النبی–صلى الله عليه وسلم– يوم الجمعة فجاء رجل يتخطى رقاب الناس فقال عبد الله بن بسر :جاء رجل يتخطى رقاب الناس يوم الجمعة والنبى صلى الله عليه وسلم يخطب فقال له النبى صلى الله عليه وسلم :اجلس فقد اذيت۔

سنن أبی داود ،كتاب الصلاة، باب تخطی رقاب الناس يوم الجمعة،رقم الحديث1118:طبع دار الکتب العلمیة بیروت

ترجمہ: ابوزاہریہ کہتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کے دن مسجد میں تھے، اتنے میں ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا تو عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے کہا : ایک شخص اسی طرح جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے اس شخص سے فرمایا : "بیٹھ جاؤ، تم نے (اس عمل سے لوگوں کو) تکلیف پہنچائی ہے"۔

(4) جولوگ مسجد میں پہلے سے بیٹھے ذکر یا تلاوت میں مشغول ہوں ان کو سلام نہیں کرنا چاہئے، البتہ اگر ان میں سے کوئی از خود متوجہ ہو، اور ذکر وغیرہ میں مشغول نہ ہو، تو اس کو سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

السَّلَامُ تَحِيَّةُ الزَّائِرِينَ، وَالَّذِينَ جَلَسُوا فِي الْمَسْجِدِ لِلْقِرَاءَةِ وَالتَّسْبِيحِ أَوْ

لِانْتِظَارِ الصَّلَاةِ مَا جَلَسُوا فِيهِ لِدُخُولِ الزَّائِرِينَ عَلَيْهِمْ فَلَيْسَ هَذَا أَوَانَ السَّلَامِ فَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ، وَلِهَذَا قَالُوا :لَوْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ الدَّاخِلُ وَسِعَهُمْ أَنْ لَا يُجِيبُوهُ.....وَلَا يُسَلِّمُ عِنْدَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ

الفتاوى الهندية ـالْبَابُ السَّابِعُ فِي السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ (335/5تا326)

(5) مسجد میں سنتیں یا نفلیں پڑھنی ہوں تو اس کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں سامنے سے لوگ کے گزرنے کا احتمال نہ ہو۔ بعض لوگ پچھلی صفوں میں نماز شروع کردیتے ہیں، حالانکہ ان کے سامنے اگلی صفوں میں جگہ خالی ہوتی ہے۔ چنانچہ ان کی وجہ سے دور تک لوگوں کے لئے گزرنا مشکل ہوجاتا ہے، اور انہیں لمبا چکر کاٹ کر جانا پڑتا ہے، ایسا کرنا گناہ، اور کوئی شخص ایسی حالت میں نمازی کے سامنے سے گزر گیا تو اس گزرنے کا گناہ بھی نماز پڑھنے والے پر ہوگا۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما :أن رسول الله صلى الله عليه و سلم نهي أن يصلى في سبعة مواطن في المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق وفي الحمام و في معاطن الإبل وفوق ظهر بيت الله۔

سنن الترمذي، ابواب الصلاة،باب ما جاء في كراهية ما يصلي إليه وفيه،رقم الحديث346:طبع دار الکتب العلمیة بیروت

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہوں سے نماز پڑھنے سے منع فرمایا: گندگی پھینکنے کی جگہ، جانور ذبح کرنے کی جگہ، قبرستان، راستے کے درمیان، غسل خانہ، اونٹ باندھنے کی جگہ اور بیت اللہ شریف کی چھت پر۔

(6) مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر نماز میں کچھ دیر ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھ لیں، اس کا بہت ثواب ہے۔ اگر وقت نہ ہو تو سنتوں ہی میں تحیۃ المسجد کی نیت کر لیں، اور اگر سنتیں پڑھنے کا بھی وقت نہیں ہے، اور جماعت کھڑی ہے تو فرض میں بھی یہ نیت کی جا سکتی ہے۔

عن أبي قتادة رضی اللہ عنہما صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : دخلت المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس بين ظهراني الناس قال فجلست فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :ما منعك أن تركع ركعتين قبل أن تجلس؟ قال :فقلت يا رسول الله! رأيتك جالسا والناس جلوس، قال :فإذا دخل أحدكم المسجد فلا يجلس حتى يركع ركعتين۔

صحيح مسلم –كتاب صلاة المسافرين ۔رقم الحديث714:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے تو میں بھی بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تمہیں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھنے سے کس نے روکا؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو بیٹھے دیکھا (تو میں بیٹھ گیا)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے، تو جب تک دو رکعت نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔

(7) جب تک مسجد میں بیٹھیں، ذکر کرتے رہیں، خاص طور پر اس کلمہ کا ورد کرتے رہیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرْ

عن أبي هريرة ؓ قال :قال رسول الله صلى الله عليه و سلم :إذا مررتم برياض الجنة فارتعوا۔ قلت :يا رسول الله! وما رياض الجنة ؟ قال :المساجد قلت : وما الرتع يا رسول الله ؟ قال :سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر۔

سنن الترمذي عن أبي هريرة۔رضى الله عنه، كتاب الدعوات، رقم الحديث3509:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم جنت کے باغوں پر سے گزرو تو وہاں چرا کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجدیں۔ میں نے عرض کیا کہ ان میں چرنا کس طرح ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمات کہنا :**سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر،**

(8) مسجد میں بیٹھنے کے دوران بلا ضرورت باتیں نہ کریں، نہ کوئی ایسا کام کریں جس سے نماز پڑھنے والوں یا ذکر کرنے والوں کی عبادت میں خلل آئے۔

عن السائب بن يزيد قال :كنت قائما في المسجد فحصبني رجل فنظرت فإذا عمر بن الخطاب ؓ، فقال :اذهب فأتني بهذين، فجئته بهما۔ قال :من أنتما أو من أين أنتما؟ قالا :من أهل الطائف، قال :لو

كنتما من أهل البلد لأوجعتكما ترفعان أصواتكما في مسجد رسول الله۔

صحيح البخاري-كتاب الصلاة،باب رفع الصوت في المساجد،رقم الحديث470:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ : حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد نبوی میں کھڑا ہوا تھا، کسی نے میری طرف کنکری پھینکی ۔ میں نے جو نظر اٹھائی تو دیکھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سامنے ہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سامنے جو دو شخص ہیں انہیں میرے پاس بلا کر لاؤ ۔ میں بلا لایا۔ آپ نے پوچھا کہ تمہارا تعلق کس قبیلہ سے ہے یا یہ فرمایا کہ تم کہاں رہتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیئے بغیر نہ چھوڑتا۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آوازیں بلند کرتے ہو۔

(9) نماز کھڑی ہو تو اگلی صفوں کو پہلے پُر کریں، اگر اگلی صفوں میں جگہ خالی ہو تو پچھلی صفوں میں کھڑا ہونا جائز نہیں ہے۔

عن أنس بن مالكؓ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : أتموا الصف المقدم ثم الذى يليه فما كان من نقص فليكن فى الصف المؤخر ۔

سنن أبى داود ۔ كتاب الصلاة ،باب تسوية الصفوف،رقم الحديث671:طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : سب سے پہلے، اول صف مکمل کرو، پھر اس صف کو مکمل کرو جو پہلی کے نزدیک ہے ۔ تا کہ اگر کچھ کمی

رہ جائے تو وہ آخری صف میں رہے ۔

(10) جمعہ کا خطبہ دینے کے لئے جب امام منبر پر آجائے تو اس وقت سے نماز ختم ہونے تک بولنا یا نماز پڑھنا یا کسی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا جائز نہیں ہے، اس دوران اگر کوئی شخص بولنے لگے تو اسے چپ رہنے کی تاکید کرنا بھی جائز نہیں ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :" إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَا صَلَاةَ وَلَا كَلَامَ حَتَّى يَفْرُغَ الْإِمَامُ ".

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد- بَابٌ فِيمَنْ يَدْخُلُ المسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ،رقم الحديث3120:

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے: جب تم میں سے کوئی شخص اس وقت مسجد آئے جب امام منبر پر ہو تو نہ نماز پڑھے اور نہ بات چیت کرے، یہاں تک کہ امام (نماز سے) فارغ ہو جائے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ عُمَرَؓ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الصَّلَاةَ وَالْكَلَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ خُرُوجِ الإِمَامِ۔

مصنف ابن أبي شيبة – كتاب الصلاة، باب في الكَلَامِ إِذَا صَعِدَ الإِمَامُ المنْبرِ وَخَطَبَ (72/4)

ترجمہ : حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں منقول ہے کہ وہ، جمعہ کے دن جب امام خطبہ دینے کے لئے اپنے حجرہ سے باہر آئے تو اس وقت نماز پڑھنے اور باتیں کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

عن سعيد بن المسيب أن أبا هريرةؓ أخبره :أن رسول

الله صلى الله عليه وسلم قال : إذا قلت لصاحبك أنصت يوم الجمعة والإمام يخطب فقد لغوت۔

صحيح مسلم –كتاب الجمعة ، باب في الإنصات يوم الجمعة في الخطبة، رقم الحديث 851: طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو جمعہ کے دن اپنے ساتھی کو کہے کہ "چپ رہ" اور (اس وقت) امام خطبہ پڑھ رہا ہو، تو تو نے لغوبات کی۔

(11) خطبہ کے دوران اس طرح بیٹھنا چاہئے جیسے التحیات میں بیٹھتے ہیں، بعض لوگ خطبہ میں ہاتھ باندھ کر بیٹھتے ہیں اور دوسرے خطبے میں ہاتھ زانوں پر رکھ لیتے ہیں، یہ طریقہ بے اصل ہے، دونوں خطبوں میں ہاتھ زانوں پر رکھ کر بیٹھنا چاہئے۔

إذَا شَهِدَ الرَّجُلُ عِنْدَ الْخُطْبَةِ إنْ شَاءَ جَلَسَ مُحْتَبِيًا أَوْ مُتَرَبِّعًا أَوْ كَمَا تَيَسَّرَ؛ لِأَنَّهُ لَيْسَ بِصَلَاةٍ عَمَلًا وَحَقِيقَةً، كَذَا فِي الْمُضْمَرَاتِ، وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَقْعُدَ فِيهَا كَمَا يَقْعُدُ فِي الصَّلَاةِ

الفتاوى الهندية ، كتاب الصلاة، الْبَابُ السَّادِسَ عَشَرَ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ (163/1) طبع دار الكتب العلمية بيروت

(12) ہر ایسے کام سے پرہیز کریں جس سے مسجد میں گندگی ہو، بدبو پھیلے یا کسی دوسرے کو تکلیف پہنچے۔

عن ابن عمر ؓ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في غزوة خيبر :من أكل من هذه الشجرة يعني

الثوم فلا يأتين المساجد۔

صحيح مسلم –كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب نهي من أكل ثوما أو بصلا أو كراثا أو نحوهما، رقم الحديث 561: طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی جنگ میں فرمایا : جو شخص اس پودے سے یعنی لہسن کو کھائے تو وہ مسجدوں میں نہ آئے۔

عن جابر بن عبد الله ؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال :من أكل من هذه البقلة الثوم وقال مرة :من أكل البصل والثوم والكراث فلا يقربن مسجدنا فإن الملائكة تتأذى مما يتأذى منه بنو ادم۔

صحيح مسلم –كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب نهي من أكل ثوما أو بصلا أو كراثا أو نحوهما، رقم الحديث 561: طبع دار الكتب العلمية بيروت

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اس درخت لہسن میں سے کھائے اور کبھی یوں فرمایا: جو شخص پیاز اور لہسن کھائے اور گندنا (ایک قسم کی بدبودار سبزی) کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے اس لئے کہ فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے ان چیزوں سے جن چیزوں سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

(13) کسی دوسرے شخص کو کوئی غلط کام کرتے دیکھیں تو چپکے سے نرمی کے ساتھ سمجھا دیں، اس کو برسرِ عام رسوا کرنے، ڈانٹ ڈپٹ یا لڑائی جھگڑے سے مکمل پرہیز کریں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ [النحل 125]

ترجمہ: اپنے رب کے راستے کی طرف لوگوں کو حکمت کے ساتھ اور خوش اسلوبی سے نصیحت کر کے دعوت دو۔ اور ان سے بحث بھی ایسے طریقے سے کرو جو بہترین ہو۔

(14) مسجد سے باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے باہر نکالیں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر نکلتا ہوں اور اللہ کے رسول ﷺ پر سلام ہو۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

اس سلسلے کی روایت ابھی فقرہ نمبر ا میں گزر چکی ہے۔

ایک مشورہ

نماز کے تفصیلی مسائل احادیث مبارکہ کی روشنی میں سمجھنے کیلئے اردو کی ان کتابوں کا مطالعہ بھی مفید ہے:

- نمازِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم۔ الشیخ عبد الباسط حفظہ اللہ تعالیٰ۔ مکتبہ قاسمیہ، لاہور
- نمازِ مدلّل۔ حضرت مولانا فیض احمد ملتانی رحمۃ اللہ علیہ۔ مکتبہ امدادیہ، ملتان
- نمازِ مسنون۔ حضرت صوفی عبد الحمید سواتی رحمۃ اللہ علیہ
- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقۂ نماز۔ مولانا مفتی جمیل احمد نذیری حفظہ اللہ تعالیٰ۔ مکتبہ خلیل، لاہور
- نمازِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم۔ مولانا محمد الیاس فیصل حفظہ اللہ تعالیٰ۔ دار الاشاعت کراچی

ہماری دیگر مطبوعات

فتویٰ
تعارف، اصول، آداب

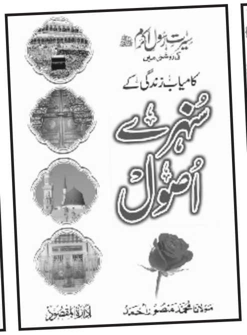
کامیاب زندگی کے
سنہرے اصول

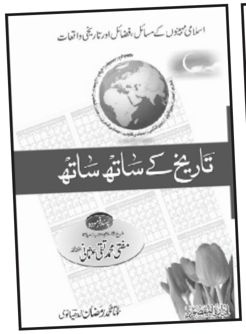
تاریخ کے ساتھ ساتھ

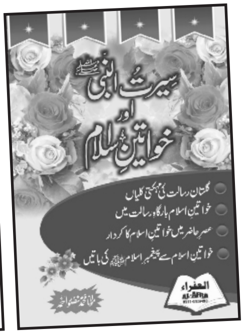
سیرت النبی ﷺ اور خواتین اسلام

انمول کہانیاں

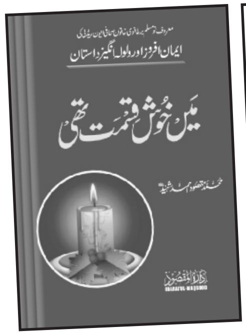
میں خوش قسمت تھی

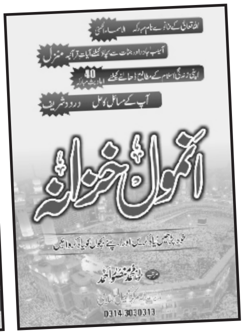
انمول خزانہ

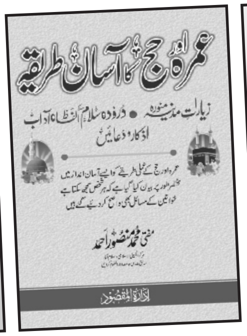
عمرہ و حج کا آسان طریقہ

تحفۂ رمضان المبارک

اُردن کا مسافر

انار کے درخت تلے
مکتبۃ الشعبان

پُر انوار نماز
ادارۃ المقصود

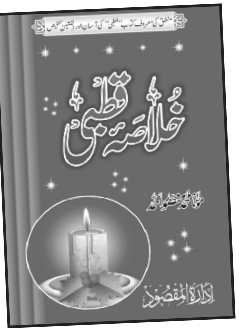
خُلاصۂ قطبی
ادارۃ المقصود

قربانیوں کا موسم
مولانا محمد منصور احمد
ادارۃ المقصود

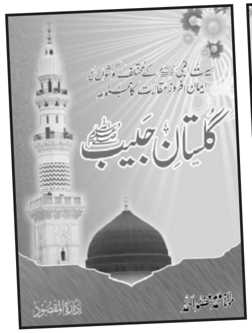
گلستانِ حبیب ﷺ
ادارۃ المقصود

راہنما اصول

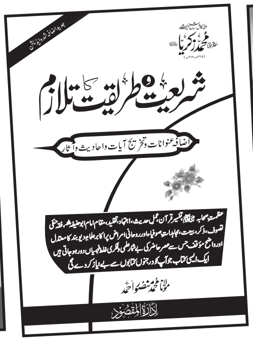
شریعت و طریقت کا تلازم
مولانا محمد منصور احمد
ادارۃ المقصود

مختصر
نورانی قاعدہ
مع
تحفۂ نماز